حلال کر دیا ہے تو اوسمین یہ شرط کسی طرح نہین لگ سکتی کہ جسطرح
ذبح کا حکم مسلمانون کے لیے ہے اوسیطرح وہ بھی ذبح کیا کرین
یہان تک کہ بعضے رواتیون مین آیا ہے کہ اہل کتاب حضرت مسیح کا
نام لیکر ذبح کرین تو بھی اوسکا کہانا درست ہے ○

فِی المعَالِمِ وَلَوْ ذَبَحَ یَهُوْدِیٌّ اَوْ نَصْرَانِیٌّ عَلٰی اِسْمِ
غَیْرِ اللّٰهِ کَالنَّصْرَانِیِّ یَذْبَحُ بِاسْمِ الْمَسِیْحِ فَاخْتَلَفُوْا فِیْهِ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَحِلُّ وَهُوَ قَوْلُ رَبِیْعَةَ وَذَهَبَ اَکْثَرُ اَهْلِ
الْعِلْمِ اَنَّهٗ یَحِلُّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّعْبِیِّ وَعَطَاءٍ وَالزُّهْرِیِّ
وَمَکْحُوْلٍ سُئِلَ الشَّعْبِیُّ وَالْعَطَاءُ عَنِ النَّصْرَانِیِّ یَذْبَحُ
بِاسْمِ الْمَسِیْحِ قَالَا یَحِلُّ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ اَحَلَّ ذَبَائِحَهُمْ
وَهُوَ یَعْلَمُ مَا یَقُوْلُوْنَ وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا ذَبَحَ الْیَهُوْدِیُّ
اَوِ النَّصْرَانِیُّ فَذَکَرَ اسْمَ غَیْرِ اللّٰهِ وَاَنْتَ تَسْمَعُ فَلَا تَاْکُلْهُ
فَاِذَا غَابَ عَنْكَ فَکُلْ فَقَدْ اَحَلَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ ○

مگر ہمارا عمل ایک وجہ خاص سے اس روایت پر نہین ہے
اور نہ اسپر ہم عمل کرنیکی اجازت دیتے ہین اور نہ اسپر زیادہ

بحث کرنیکی ضرورت سمجھتے ہین کیونکہ کوئی انگریز کسی ملک مین
کسی جانور کو باسم المسیح ذبح نہین کرتا ۝

تیسری یہ کہ اگرچہ حنفی مذہب کی کتابون مین اس مسئلہ
کی زیادہ تفصیل نہین ہی الا مالکی مذہب کی کتابون مین بہت تفصیل
ہے جو اس مقام پر لکھی جاتی ہے ۝

تفسیر امام ابن العربی مین تحت تفسیر آیت وَطَعَامُ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ مین لکھا ہی سُئِلْتُ عَنِ النَّصْرَانِيِّ يَقْتُلُ
عِنْدَهُ الدُّجَاجَةَ ثُمَّ يَطْبُخُهَا هَلْ تُؤْكَلُ مَعَهُ اَوْ تُؤْخَذُ
مِنْهُ طَعَامًا فَقُلْتُ تُؤْكَلُ لِاَنَّهَا طَعَامُهُ وَقَدِ اجَازَهُ
رُهْبَانُهُ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ هٰذِهٖ ذَكٰوةً عِنْدَنَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
اَبَاحَ طَعَامَهُمْ مُطْلَقًا وَكُلَّمَا رَاٰهُ حَلَالًا لَهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ
فَهُوَ حَلَالٌ لَنَا اِلَّا مَا وَرَدَ نَصٌّ فِيْ حُرْمَتِهٖ اِنْتَهٰى كَلَامُهُ
بِاخْتِصَارِهٖ ۝

اسکے سوا معیار مین لکھا ہے سُئِلَ يَعْنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَجَّارِ
عَمَّا ذَكَرَهُ ابْنُ الْعَرَبِيِّ عِنْدَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَطَعَامُ الَّذِيْنَ

وطعام الذين اوتوا الكتب حل لكم

احکام طعام اہل کتاب

از

المفتقر الی الله الصمد سید احمد

واضح ہو کہ اس رسالہ مین جہان کہین جناب مولوی شاہ عبد العزیز صاحب کے فتوی کا ذکر ہی اوس فتوی کی نقل ہمکو جناب خواجہ محمد ولی الله صاحب غازیپوری سرشتہ دار کلکٹری بنارس نے مرحمت فرمائی ہی

در مطبع منشی نولکشور واقع کانپور بقالب طبع در آمد

۱۸۶۸ سنه جلوسی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي بعث في الأميين رسولا منهم يتلو عليهم
آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وإن كانوا
من قبل لفي ضلال مبين ۝ والصلوة والسلام على رسوله
محمد خاتم الأنبياء والمرسلين رحمة للعالمين الذي هدانا
إلى صراط مستقيم وجعل لنا الدين يسرا ولا عسرا
حيث قال عليه السلام إن الدين يسر ولا رهبانية
في الإسلام وعلى آله وأصحابه وأتباعه وأمته أجمعين
سيما على الذين جاهدوا في إشاعة مسائل دينه

اَلْقَیِّمَۃِ الْحَنِیْفِیَّۃِ السَّمْحَۃِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ وَاسْتَحَقُّوْا عَلٰی ذٰلِکَ فَرْحَۃً بَعْدَ فَرْحَۃٍ + **اَمَّا بَعْدُ** جو کہ اس زمانہ مین درباب اباحت طعام اہل کتاب کے نہایت گفتگو ہو رہی ہی اور ہندوستان کے مسلمان جنھون نے ہزارون رسمین ہندؤن کی اختیار کر لی ہین اوسکو نہایت ہی برا جانتے ہین اور جو شخص اوسکو مباح کہے یا اوسکے کہانیکا مرتکب ہو اوسکو کافر یا کرسٹان یا مسلمانونکی گروہ سے خارج یا ایک بہت بڑی امر قبیح کا مرتکب سمجھتے ہین اور ہزارون طرح سے زبان طعن و تشنیع اوس پر دراز کرتے ہین اور گناہگار ہوتے ہین اسلیے یہ ایک مختصر رسالہ درباب احکام طعام اہل کتاب کے لکھا ہے اور یہی اوسکا نام رکھاہی تاکہ مسلمان بھائی اپنے مسلمان بھائیون پر بدگمانی کرنے اور برا بھلا کہنے سے باز آوین اور گناہ مین پڑنے سے محفوظ رہین ۝

جاننا چاہیے کہ طعام اہل کتاب بشرطیکہ محرمات شرعیہ مین سے نہو مسلمانون کے لیے حلال و درست اور اوسکا کھانا جائز و مباح ہی خواہ ہم اونکا بھیجا ہوا اور اونھین کا پکایا ہوا اپنے گھر کھاوین خواہ اونکے ہان جا کر کھاوین خواہ ہم

اکیلے کھاویں خواہ ہم اور اہل کتاب ایک جگہ ساتھ بیٹھ کر کھاویں اور وہ کھانا قسم لحوم طیبہ سے ہو یا از قسم حبوب و شیرینی وغیرہ ⊙

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ⊙

وَفِي التِّرْمِذِيِّ سَئَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ النَّصْرَانِيَّةَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي طَعَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ ⊙

وَفِي الْعَالَمْكِيْرِيَّةِ لَا بَاسَ بِطَعَامِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كُلِّهٖ مِنَ الذَّبَائِحِ وَغَيْرِهَا ⊙

وَفِي فَتْحِ الْمَنَّانِ فِي تَائِيْدِ مَذْهَبِ النُّعْمَانِ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا بَاسَ بِطَعَامِ الْمَجُوْسِ اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَبَائِحِهِمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ⊙

اِس آیت اور حدیث سے اور فقہ کی روایتوں سے ثابت ہوا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے آج حلال کی گئیں تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں اور کھانا اون لوگوں کا جنکو کتاب دی گئی ہے حلال ہے تمہارے لئے اور کھانا تمہارا حلال ہے اونکے لئے ۱۲

اور ترمذی میں ہلب سے روایت ہے پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طعام نصاری کا تو فرمایا کہ نہ خلجان ڈالے تیرے سینہ میں (یعنی دل میں) کوئی کھانا کہ مشابہ ہو گی تو نصرانی لوگوں کے ساتھ اور کہا ہے ترمذی نے اور عمل ہے اسی حدیث پر بیچ اہل علم کے نزدیک رخصت اور اجازت کا کھانے بیچ میں اہل کتاب کے ۱۲

اور عالمگیری فتاوی میں ہے نہیں ہے کچھ مضائقہ کھانے میں قسم کھانے یہود اور نصاری کے سب قسم کے ذبیحہ اور اسکے سوا ۱۲

اور کتاب فتح المنان میں ہے کہ علی سے کچھ مضائقہ نہیں ہے کھانے میں مجوسیوں کے کھانے سے منع کیا ہے وہ اونکا ذبیحہ ہے ۱۲

کہ طعام اہل کتاب ہمکو حلال اور جائز ہی اور جو شی کہ در اصل حلال ہی وہ کسی کی بھیجی ہوئی ہو اور کسی کی پکائی ہوئی ہو حرام یا ناجائز نہیں ہو سکتی خود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یہودیوں کے ہان کا پکا ہوا کھانا تناول فرمایا ہی ⊙

فِی الْمِشْکٰوۃِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ یَھُوْدِیَّۃً سَمَّتْ شَاۃً ثُمَّ اَھْدَتْھَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَکَلَ مِنْھَا وَاَکَلَ رَھْطٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ اِلٰی آخِرِ الْحَدِیْثِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ ⊙

اور حلال چیز کو اگر ایک جگہ بیٹھکر مسلمان اور مشرک بھی چہ جای کہ اہل کتاب کھاوین تو وہ چیز حرام اور ناجائز نہین ہو جاتی ⊙ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کافرونکو بھی اپنے ساتھ بیٹھا کر کھلایا ہی

فِی مَطَالِبِ الْمُؤْمِنِیْنَ رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ فَاَتَاہُ کَافِرٌ فَقَالَ اَکُلُ مَعَکَ یَا مُحَمَّدُ فَقَالَ نَعَمْ اِلٰی آخِرِ مَا قَالَ وَسَیَاْتِیْ ذِکْرُہٗ ⊙

۵

۱۲

اور حلال چیز کو اگر مسلمان اور اہل کتاب یا کوئی کافر ایک کابی

مین کھاوین یا ایک کا جھوٹھا دوسرا کھاوی بشرطی کہ کھانے کے وقت

اونکا ہاتھہ یا مونہہ شراب یا اور کوئی حرام چیز مین آلودہ نہو تو بھی

اوس چیز کا کھانا حلال و جائز ہی کیونکہ ہم مسلمانون کے مذہب مین

یہ مسئلہ مسلم الثبوت ہی کہ سُؤرُ الانسانِ طاہرٌ ۞

سُئِلَ مولٰنا شاہ عبدُ العزیزِ المحدثُ الدہلوی

رحمۃُ اللہِ علیہِ عن ہذا فافتٰی بجوازہٖ کما ہو مذکورٌ

فی فتاواہُ وعبارتُہٗ ہذا ۞

وحکمُ طعامِ الکفارِ من المشرکینَ والمواکلۃِ معہم

علی سُفَرِہم وفی اوانیہم ان کان مع ظہورِ منکرٍ کالخمرِ و

الخنزیرِ واوانی الذہبِ والفضۃِ والتلطخِ بالنجاساتِ

کاحشاءِ البقرِ وغیرِہا وزمزمۃِ المجوسِ حرامٌ وان کانت

الآنیۃُ التی یاکلُ فیہا المسلمُ خالیۃً عن النجاسۃِ لانَّ

ذلک مشارکۃٌ معہم فی شعائرِہم وان خلا عن ہذہِ

المفاسدِ فہو مباحٌ بشرطِ الطہارۃِ انتہی کلامُہٗ ۞

سلہ جھوٹا آدمی کا پاک ہے

سلہ پوچھا گیا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے اسکا فتوی تو فتوی دیا اونہون نے اوسکے جائز ہونیکا کہ یہ فتوی موجود ہے اونکے فتاوی مین اور عبارت اوس فتوی کی یہ ہے

۶ اور حکم کھانے کا کافرون مشرکین کا اور کھانا ساتھ اونکے اونکے دسترخوان پر اور اونکے برتنون مین اگر ہو ساتھ ظاہر ہونے کسی برائی کے جیسے شراب یا سور اور برتن سونے اور چاندی کے اور آلودہ ہونا نجاستون سے جیسے اوجھ گائے وغیرہ کے اور زمزمہ مجوس کا حرام ہے اگرچہ برتن جسمین کھاتا ہے مسلمان پاک ہون نجاست سے اسلیے کہ یہ شرکت ہے اونکے ساتھ اونکی رسمون مین اور اگر خالی ہو اون خرابیون سے تو مباح ہے بشرط پاک ہونے کے تمام ہوا کلام اونکا

غرض کہ اہل کتاب کے ہان کا کھانا کھانے مین اور اونکے ساتھ ایک جلسہ
بیٹھکر کھانے مین کوئی محظور شرعی نہین فی نفسہ حلال و مباح ہی باقی رہا
عدم جواز لغیرہ چنانچہ اب ہم اون تمام شبہون کو جنکی سبب ہندوستان کے
مسلمانان متشبہین بالہنود طعام اہل کتاب کو اور اونکے ساتھ مواکلت کو
ناجائز بتاتے ہین رفع کرتے ہین وَمِنَ اللّٰہِ التَّوْفِیْقُ ۝

اَلشُّبْہَۃُ الْاُوْلٰی بعض لوگ کہتے ہین کہ زمانۂ حال کے انگریز
اہل کتاب مین داخل نہین ہین اس لیے کہ اس زمانہ کے انگریز اپنی کتاب پر
نہین چلتے اور اوسکے حکمون کو نہین مانتے تین خدا بتاتے ہین اور جو
اصلی کتابین توریت و انجیل کی تھین اونکو بدل ڈالا ہی پھر یہ لوگ
کس طرح اہل کتاب ہو سکتے ہین ۝

مگر یہہ سمجھ صحیح نہین ہی اسلیئے کہ یہ بات ہر کوئی جانتا ہی کہ
تمام قرآن مجید مین اول سے آخر تک اور تمام حدیثون مین جہان
کہین لفظ اہل کتاب کا آیا ہی اوس سے یہود اور نصاری مراد ہین اور
اس آیت مین بھی لفظ اَلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ آیا ہی اوسمین بھی یہود
و نصاری مراد ہین چنانچہ بیضاوی مین لکھا ہی وَیَعُمُّ

ہین وہ لوگ کتاب دی گئی اور وہ نصاری ہین ۱۲

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ اَلْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی ⊙

علاوہ اسکے بہت صاف بات ہی کہ حضرت موسیٰ کی امت پر توریت اور حضرت عیسیٰ کی امت پر انجیل اوتری تھی پھر جو لوگ اپنے تئین حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ کی امت مین سمجھتے ہین یا اونکا تابع جانتے ہین اور اپنے تئین یہودی یا عیسائی کہتے ہین گو اونکے افعال اور عقائد کیسے ہی ہون وہ اونھین مین داخل ہین جن پر کتاب اوتری تھی جیسے کہ ہم مسلمانون مین بہت سے فرقے ہین یہانتک کہ ایک دوسرے کو کافر بتلاتا ہی اور وہ سب اپنے تئین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین سمجھتے ہین پس تمام فرقے اہل القرآن ہین یعنی اون پر قرآن اوترا ہی اونمین سے کسی فرقہ کو باوجود اسقدر اختلاف افعال و عقائد کے کوئی شخص یہہ نہین کہہ سکتا کہ وہ اہل قرآن نہین ہین اسی طرح تمام یہود و نصاری کو اونکے افعال اور عقائد کیسے ہی ہون اہل کتاب ہونے سے خارج نہین ہو سکتے ⊙

علاوہ اسکے ایک اور بات غور کرنے کی اور سمجھنے کی ہی کہ خدا تعالے قرآن مجید مین یہود اور نصاری دونون کا ذکر فرماتا ہی اور جسقدر عیب

اور برائیان کہ حال کے یہود و نصاری مین اب موجود ہین وہ سب

بیان فرمائی ہین ۞

چنانچہ یہودیون کی نسبت فرمایا ہی وَقَالَتِ الْيَهُودُ

عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ ۞

اور یہود و نصاری کے حق مین درباب تحریف کے فرمایا کہ

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ اور یہہ بھی فرمایا کہ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ

يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ

اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۞

اور نصاری کے حق مین درباب اونکے اعتقاد تثلیث کے

حضرت عیسی کو خطاب کر کر فرمایا يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ

لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ

سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ

قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ

إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۞ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ

۹

فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ
فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

اور اوسی باب مین ایک جگہہ یہ فرمایا لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا
إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنْ لَمْ
يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اور اسی باب مین ایک اور جگہہ اس طرح پر فرمایا

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ
إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا
إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا
ثَلَاثَةٌ انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ
لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَىٰ
بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝

اور نصاریٰ کے حق مین حضرت عیسیٰ کو خدا کہنے کی نسبت

10

خدا تعالے نے یہہ فرمایا لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ○

اور اونکے شراب پینے اور سور کہانے کا ذکر بہت سی حدیثون مین موجود ہی چنانچہ ابو داؤد مین جو حدیث آئیہ اہل کتاب کی ہی اوسمین ہی هُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَيَطْبَخُونَ فِي آنِيَتِهِمُ الْخِنْزِيرَ ○

غرض کہ جو جو کچھہ افعال و عقائد زمانۂ حال کے نصاری کے مین وہ سب اوسوقت کے نصاری کے بھی تھے اور باوجود ان سب باتون کے اللہ تعالے نے اونکو اہل کتاب فرمایا ہی علی الخصوص اس اخیر آیت مین اون کے اعتقاد تثلیث کا ذکر کیا ہی اور اوسپر بھی اونکو اہل کتاب کہکر مخاطب کیا ہی پس زمانۂ حال کے نصاری باوجود ان تمام افعال اور عقائد کے جو وہ رکھتے ہین اہل کتاب مین داخل ہین بلکہ زمانۂ حال کے بعض فرقے نصاری کے جیسے پروٹسٹنٹ اوس زمانے کے نصاری سے بہت اچھے ہین اوس زمانے کے اکثر نصاری ومن کیتلک تھے صلیب کو اور حضرت عیسی علیہ السلام کی مورت کو پوجتے

۲ یعنی یہ کہ مسیح جنہوں نے اسے دعوی کیا کہ وہ آپ ہی خدا ہیں مسیح نے کہا ہے کہ اے بنی اسرائیل بندگی کرو اسکی جو رب ہے میرا اور تمہارا ۱۲

۳ وہ لوگ پیتے ہین شراب اور پکاتے ہین اپنی ہانڈیون مین سور ۱۲

۱۱

تھے پروٹسٹنٹ ایسا نہین کرتے اور بعض فرقے عیسائیون کے اب ایسے
ہین جو موحد ہین اور وہ فرقہ جو یونی ٹیرین کے نام سے مشہور ہی
اور جو ایک خدا مانتا ہی اور حضرت عیسی علیہ السلام کو نبی بتاتا
ہی اونکے عقائد مین اور مسلمانون کے عقائد مین نسبت نبوت حضرت
عیسی علیہ السلام کے ذرا فرق نہین ہی ⊙

علاوہ اسکے ہمارے ہان کے فقہا نے اونھین نصاری کے ذبیحہ کو
حلال بتلایا ہی جو تثلیث کے قائل ہین اور صاف اسکی تصریح کردی
ہی کہ اگر نصاری وقت ذبح کے بتصریح کہین بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ ثَالِثُ
ثَلٰثَۃٍ تو وہ ذبیحہ حرام ہوگا ورنہ حلال چنانچہ فتاوی عالمگیری کے
کتاب الذبائح مین لکھا ہی اِلَّا اِذَا نَصَّ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ
ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ فَلَا یَحِلُّ وَاَمَّا اِذَا سُمِعَ مِنْہُ اَنَّہٗ یُسَمِّی الْمَسِیْحَ عَلَیْہِ السَّلَام
وَحْدَہٗ اَوْ سَمَّی اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَسَمَّی الْمَسِیْحَ لَا یُؤْکَلُ ذَبِیْحَتُہٗ
پس اگر بسبب عقیدۂ تثلیث کے نصاری مشرکون مین داخل ہوتے تو
کیونکر اونکا ذبیحہ حلال ہوتا ⊙

اَلشُّبْہَۃُ الثَّانِیَۃُ طعام کے لفظ مین گوشت و ذبیحہ کیونکر داخل ہی
دوسرا

ساتھ نام اوس اللہ کے کہ وہ تیسرا ہے تین مین کا ۱۲

یعنی مگر جب ظاہر کیا یہی کہا ذبح کے نام اوس اللہ کے کہ وہ تیسرا ہے تین مین کا تو نہین حلال ہے
اور جب سنا گیا اوس سے کہ اوس نے صرف مسیح علیہ السلام کا نام لیا یا اللہ سبحانہ اور مسیح کا نام لیا تو نہ کھایا جاوے
ذبیحہ اوسکا ۱۲

بلاشبہہ داخل ہے اِسلیے کہ طعام کے معنی لغت مین گیہونکو
اور تمام کھانیکی چیزون کے ہین گوشت ہو یا غلہ ہو مگر اہل کتاب کے غلہ مین
اور اون کے پاس جو گوشت ہو اوسکے حلال ہونے مین توکچھ شبہہ تھا ہی
نہین بلکہ اگر شبہہ تھا تو اس بات مین شبہہ تھا کہ جس حلال
جانور کو اہل کتاب نے مزکی کیا ہو اوسکا گوشت بھی حلال ہے یا نہین
اور آیت وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ اوسیکی حلت
(اور کھانا اونکا جو دیے گیے ہین کتاب[1])
کے لیے نازل ہوئی تھی اسلیے تمام مفسرین نے طعام کے معنی اہل کتاب
کا ذبائح اور تمام کھانیکی چیزین لی ہین ○

چنانچہ تفسیر کشاف مین لکھا ہے وَطَعَامُ الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْکِتَابَ قِیْلَ هُوَ ذَبَائِحُهُمْ وَقِیْلَ جَمِیْعُ مَطَاعِمِهِمْ
وَیَسْتَوِیْ فِیْ ذٰلِكَ جَمِیْعُ النَّصَارٰی[2] ○

اور تفسیر نیشاپوری مین ہی وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ
حِلٌّ لَّکُمْ الاَکْثَرُوْنَ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ بِالطَّعَامِ الذَّبَائِحُ
لِاَنَّ مَا قَبْلَ الْاٰیَةِ فِیْ بَیَانِ الصَّیْدِ وَالذَّبَائِحِ وَلِاَنَّ
مَا سِوَی الصَّیْدِ وَالذَّبَائِحِ مُحَلَّلَةٌ قَبْلَ اَنْ کَانَتْ لِاَهْلِ الْکِتَابِ[3]

۱۴۳

[2] اور کھانا اون لوگون کا جنکو دی گئی کتاب کہا گیا ہے کہ وہ (یعنی کھانا) ذبایح اونکا ہے اور کہا گیا ہے کہ تمام کھانے اونکے اور برابر ہین اس حکم مین سب نصاری ۱۲

[3] اور کھانا اونکا جنکو دی گئی کتاب حلال ہے واسطے تمہارے اکثر علما اسپر متفق ہین کہ مراد طعام سے ذبائح ہے اسلیے کہ جو آیت کہ اس سے پہلے ہے بیچ بیان شکار کے اور ذبائح کے ہے اور اسلیے کہ سب چیزین سوا شکار اور ذبائح کے حلال تھین [illegible] پہلے اسکے کہ ہوئین وہ اہل کتاب کی [illegible]

وبعد ان صارت لحوما فلا تبقی لتخصیصها لاهل الکتاب

فائدة وعن بعض ائمة السلف ان المراد هو الخبز

والفاکهة وما لا یحتاج منه الی الذکوة وقیل انه

جمیع المطعومات ○

اور تفسیر بیضاوی مین ہے وطعام الذین اوتوا الکتاب

حل لکم یتناول الذبائح وغیرها ○

اور تفسیر معالم التنزیل مین ہے وطعام الذین اوتوا الکتاب

حل لکم یرید ذبائح الیهود والنصاری ○

غرض کہ طعام کے لفظ مین ذبائح اور وہ گوشت جو زکاة

سے حاصل ہوا ہو اور ہر قسم کا کھانا داخل ہے ○

الشبهة الثالثة بعض لوگ ذبیحہ مین یہ شبہہ کرتے ہین

اور یہ بات کہتے ہین کہ ذبح سے جانور اوس وقت حلال ہوتا ہے جب وقت

کہ اوسی طرح پر ذبح کیا جاے کہ جسطور مسلمان کے یہان ذبح ہوتا ہے اور

انگریزون کے یہان جو گوشت ہوتا ہے یہ بات معلوم نہین ہوتی ہے

کہ اوسکو ذبح بھی کیا ہے یا نہین کیونکہ اکثر انگریز جانور کو بغیر ذبح

اور کھانا اون لوگون کا جنکو دی گئی کتاب حلال ہے تمہارے لیے شامل ہے ذبائح اور غیر ذبائح کو

14

اور کھانا اون لوگون کا جنکو دی گئی کتاب حلال ہے تمہارے لیے مراد ہے ذبائح یہود اور نصاری کے

سے کیے ہوے گردن مڑوڑ کر یا سر توڑ کر مار ڈالتے ہین اور اگر ذبح کیا ہو
تو یہ نہین معلوم ہوتا کہ اوسکو موافق قاعدہ مسلمانون کے ذبح کیا ہے
یا نہین اور اگر موافق قاعدہ مسلمانون کے بھی ذبح کیا ہو تو کسی اہل کتاب
نے ذبح کیا ہے یا نہین کیونکہ انگریزون کے یہان اسبات کی بھی کچھ
احتیاط نہین کہ جانور کو اہل کتاب ہی مارے ⊙

اس شبہہ کا جواب ہم کئی صورتسے دیتے ہین اول تو یہ صورت
ہی کہ ہندوستان مین اس شبہہ کو پیش کرنا بیجا ہے اسلیے کہ
وہی قصائی اور وہی ذباح جو ہمارے کھانیکے لیے جانور ذبح کرتے
ہین وہی انگریزون کے یہان ذبح کیا ہوا گوشت دیتے ہین اور اگر یہ
نہو تو بھی اس قسم کا شبہہ کرنا توہمات مین داخل ہے کیونکہ طعام اہل کتاب
کا نص صریح خدا تعالے نے ہمپر حلال کردیا ہے
اور یہ بات کہ وہ ذبح ہوا ہے یا نہین امر مشتبہ ہے اور اصول کا
مسئلہ ہے کہ یقین شبہہ سے زائل نہین ہوتا ⊙

علاوہ اسکے ابوداؤد مین بابُ[له] اللحمِ لایدری آذکر
اسمُ اللہِ علیہِ ام لا حضرت عائشہ سے یہ حدیث مذکور ہے

[له] باب اوس گوشت کا کہ معلوم نہو کہ اوسپر نام خدا ذکر
ہوا ہے یا نہین ۱۲

أنهم قالوا يا رسول الله إن قوما حديثوا عهد بجاهلية
يأتوننا بلحمان لا ندري أذكروا اسم الله عليها
أم لم يذكروا أنأكل منها فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم سمّوا الله وكلوا ○

اگرچہ یہ حدیث نومسلمونکے بابمین ہے لیکن جبکہ اہل کتاب کا
ذبح کیا ہوا گوشت کھانا ایسا ہی درست ہے جیسا کہ مسلمان کا تو
اوسوقت اس بات کے نہ معلوم ہونے سے کہ آیا بموجب قاعدے کے
ذبح ہوا ہے یا نہین اوسکا کہانا ناجائز نہین ہے ○

فی العالمگیریۃ لا بأس بطعام اليهود والنصارى
كلّه من الذبائح وغيرها وفيه إنما تؤكل ذبيحة الكتابي
إذا لم يشهد ذبحه ولم يسمع منه شيء أو شهد وسمع
منه تسمية الله تعالى وحده لأنه إذا لم يسمع منه
شيئا يحمل على أنه قد سمّى الله تعالى تحسينا للظن
به كما بالمسلم انتهى ○

دوسری صورت یہ ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ ہمارے لیے

خدا تعالے نے حلال کیا ہے پس جسطرح کہ اونکے نزدیک اور اونکی مذہب
مین جانور کی زکاۃ درست ہے وہی اونکا ذبیحہ ہے اور اوسیکا کھانا
ہم مسلمانونکو حلال ہے یہان تک کہ اگر اہل کتاب کسی جانور
کی گردن توڑکر مار ڈالنا یا سر پھاڑکر مار ڈالنا زکاۃ سمجھتے ہون
تو ہم مسلمانون کو اوسی کا کھانا درست ہے ⊙

سب سے اول اور بہت بڑی سند اسبات کے لیے ابوداود
کی حدیث ہے باب ذبائح اہل کتاب مین اور حضرت ابن عباس سے
روایت ہے قَالَ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا
مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنٰى مِنْ ذٰلِكَ
فَقَالَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ
حِلٌّ لَّهُمْ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب کے ذبح مین
موافقت ہمارے قواعد ذبح کی شرط نہین ہے ⊙

دوسری یہ دلیل ہے کہ جو احکام حلال و حرام کے ہمارے
مذہب مین ہین اہل کتاب ونکے مکلف نہین ہین بلکہ وہ صرف
ایمان لانے کے مکلف ہین پس جبکہ اہل کتابکا ذبیحہ خدا تعالی نے ہمکو

17

کہا اللہ تعالی نے نہیں کھاؤ تم اون جانورونکو کہ ذکر ہوا
اوسپر نام اللہ کا اور نہ کھاؤ وہ کہ اوسپر نہین ذکر ہے
اللہ کا سو منسوخ کیا اوسکو اللہ نے اور استثنا کیا
اوس مین سے تو فرمایا اللہ نے کھانا اون لوگونکا
کہ جنکو دی گئی کتاب حلال ہے تمہارے لیے
اور کھانا تمہارا حلال ہے اونکے لیے ۱۲

حلال کر دیا ہے تو اوسمین یہ شرط کسی طرح نہین لگ سکتی کہ جسطرح
ذبح کا حکم مسلمانون کے لیے ہے اوسیطرح وہ بہی ذبح کیا کرین
یہان تک کہ بعضے رواتیون مین آیا ہے کہ اہل کتاب حضرت مسیح کا
نام لیکر ذبح کرین تو بہی اوسکا کہانا درست ہے ○

فِی المَعَالِمِ وَلَوْ ذَبَحَ یَهُوْدِیٌّ اَوْ نَصْرَانِیٌّ عَلٰی اِسْمِ
غَیْرِ اللّٰهِ کَالنَّصْرَانِیِّ یَذْبَحُ بِاسْمِ الْمَسِیْحِ فَاخْتَلَفُوْا فِیْهِ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَحِلُّ وَهُوَ قَوْلُ رَبِیْعَةَ وَذَهَبَ اَکْثَرُ اَهْلِ
الْعِلْمِ اَنَّهٗ یَحِلُّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّعْبِیِّ وَعَطَاءٍ وَالزُّهْرِیِّ
وَمَکْحُوْلٍ سُئِلَ الشَّعْبِیُّ وَالْعَطَاءُ عَنِ النَّصْرَانِیِّ یَذْبَحُ
بِاسْمِ الْمَسِیْحِ قَالَا یَحِلُّ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ اَحَلَّ ذَبَائِحَهُمْ
وَهُوَ یَعْلَمُ مَا یَقُوْلُوْنَ وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا ذَبَحَ الْیَهُوْدِیُّ
اَوِ النَّصْرَانِیُّ فَذَکَرَ اسْمَ غَیْرِ اللّٰهِ وَاَنْتَ تَسْمَعُ فَلَا تَاْکُلْهُ
فَاِذَا غَابَ عَنْكَ فَکُلْ فَقَدْ اَحَلَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ ○

مگر ہمارا عمل ایک وجہ خاص سے اس روایت پر نہین ہے
اور نہ اسپر ہم عمل کرنیکی اجازت دیتے ہین اور نہ اسپر زیادہ

بحث کرنیکی ضرورت سمجھتے ہین کیونکہ کوئی انگریز کسی ملک مین
کسی جانور کو باسم المسیح ذبح نہین کرتا ۞

تیسری یہ کہ اگرچہ حنفی مذہب کی کتابون مین اس مسئلہ
کی زیادہ تفصیل نہین ہی الا مالکی مذہب کی کتابون مین بہت تفصیل
ہے جو اس مقام پر لکھی جاتی ہے ۞

تفسیر امام ابن العربی مین تحت تفسیر آیت وَطَعَامُ الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْکِتٰبَ مین لکھا ہی سُئِلْتُ عَنِ النَّصْرَانِیِّ یَفْتِلُ
عُنُقَ الدَّجَاجَةِ ثُمَّ یَطْبُخُهَا هَلْ تُؤْکَلُ مَعَهُ اَوْ تُؤْخَذُ
مِنْهُ طَعَامًا فَقُلْتُ تُؤْکَلُ لِاَنَّهَا طَعَامُهُ وَقَدْ اَجَازَهُ
رُهْبَانُهُ وَاِنْ لَمْ تَکُنْ هٰذِهٖ ذَکٰوةً عِنْدَنَا وَلٰکِنَّ اللهَ
اَبَاحَ طَعَامَهُمْ مُطْلَقًا وَکُلَّمَا رَاَیْنَاهُ حَلَالًا لَهُمْ بِاَئِدَیْهِمْ
فَهُوَ حَلَالٌ لَنَا اِلَّا مَا وَرَدَ نَصٌّ فِیْ حُرْمَتِهٖ اِنْتَهٰی کَلَامُهٗ
بِاخْتِصَارِهٖ ۞

اسکے سوا معیار مین لکھا ہے سُئِلَ یَعْنِیْ اَبُوْعَبْدِاللهِ العجّار
عَمَّا ذَکَرَهُ ابْنُ الْعَرَبِیِّ عِنْدَ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰی وَطَعَامُ الَّذِیْنَ

19

أوتوا الكتاب حل لكم اذا سئل عن النصراني يسل عنق
الدجاجة ثم يطبخها هل تؤكل معه أو تؤخذ منه طعاما فقال
تؤكل لأنها طعامه وهل ذلك قول في المدونة يجوز
الفتوى به ام لا وهل يجوز للإنسان في خاصة نفسه ان يعتمده
ويعمل به ام لا وقال بعد ذلك كلما يرونه حلالا في دينهم
فهو حلال لنا الا ما ورد نص في حرمته فأجاب وقفت
على السؤال في مسئلة فتل النصراني رقبة الدجاجة
هل يأكلها المسلم معه أو يأخذها منه طعاما
فأفتى القاضي بن العربي بجواز ذلك ولم تزل
الطلبة والشيوخ يستشكلها ولا اشكال فيها عند
صاحب الشامل لان الله تعالى اباح لنا طعامهم
الذي يستحلونه في دينهم على الوجه الذي شرع
ولا يشترط ان تكون ذكوتهم موافقة لذكاتنا
في ذلك الحيوان المزكى ولا يستثنى الا ما حرم الله
علينا على الخصوص كالخنزير وان كان من طعامهم

ويستحلونه بالزكوة اللتي يستحلون بها بهيمة الانعام و
كالميتة واما ما لم يحرم علينا على الخصوص فهو مباح
لنا كسائر اطعمتهم وكلما يفتقر الى الزكوة من
الحيوانات فاذا ذكّاه على مقتضى دينهم احل لنا
اكله ولا يشترط في ذلك موافقة ذكواتنا لذكواتهم
وذلك رخصة من الله تعالى وتيسير علينا فاذا كانت
الزكوة مختلفة في شرعنا فتكون ذبحا في بعض الحيوانات
ونحرا في بعض وعقرا في بعض وقطع عضو الراس وشبهها
كما هي زكوة اكراد او وضعا في ماء حار وذلك
في الحلزون فاذا كان الاختلاف موجودا بالنسبة
الى الحيوانات في شرعنا فكذلك قد يكون في شرع
غير ملتنا سل عنق الحيوان على وجه الزكوة فاذا فعل
الكتابي ذلك اكلنا طعامه كما اذن لنا ربنا
سبحانه ولا يلزمنا ان نبحث على شريعتهم في
ذلك بل اذا رأيناه وفي دينهم يستحلون ذلك

اكلنا قال القاضي لانها طعام احبارهم و رهبانهم
الى ان قال واما قولكم هل ذلك قول في المذهب
وهل يجوز الفتوى به ام لا فهو كلام منكر مشكل لان
ظاهره ان ما يفتي به من تعاطى من المسلمين ذلك
ولا خلاف ان المسلم اذا سل عنق الدجاجة او
غيرها انها ميتة وانما كلام القاضي اذا كان
المسلم مع كتابي فعل الكتابي هل يأكل المسلم ذلك
الطعام ام لا فقال القاضي يجوز للمسلم اكله لان
المسلم لا يفعل ذلك بحيوان فقولكم هل ذلك
قول في المذهب وهل يجوز الفتوى به كلام غير
محصل بل اهل المذهب كلهم يقولون ويفتون ان
كل طعام اهل الكتاب حلال لنا الا ما خصص من
ذلك كما تقدم فهذه المسئلة مما لا يختلف فيها
ولا يتوقف على الفتوى بها انما وقع استشكال
كلام القاضي ولا اشكال فيه اذا تأمل فيه

لہ اگر کچہ شبہہ نہین
اوسمین جنکے تابع ہووے جیسے ہو
یہانتک اونکا نقل صاحب معیار کی بالاختصار ۱۲

عَلَی الوَجہِ الَّذِی تَقَرَّرَ اِنتَھیٰ نَقلُ صَاحِبِ المِعیَارِ بِاِختِصَارِہٖ ○

اور یہ بات منقح ہو چکی ہے کہ اگر کوئی شخص مقلد کسی ایک امام کا ائمہ

اربعہ مین سے کسی ایک خاص مسئلہ مین کسی دوسری امام کی

تقلید کرلے تو ناجائز نہین ہے خصوصا ایسی صورتین کہ اوسکی نص

صریح اوسکے مذہب مین موجود نہو پس ایسی روایت پر مذاہب اربعہ کے

مقلد عمل کر سکتے ہین ○

تیسری صورت یہ ہے کہ جو گوشت ہمارے سامہنے آیا ہی نہ تو

معلوم ہے کہ اوسکو کسی مسلمان نے ذبح کیا ہے اور نہ معلوم کہ اوسکو

کسی کتابی نے مطابق اپنے طریقہ کے فزکی کیا ہے اور نہ یہ معلوم

ہے کہ اوسکو کسی مشرک نے مارا ہے کیونکہ انگریز ونکو مشرک کے

مارے ہوے جانور کے کہانے مین بہی کچہ پرہیز نہین ہے اور ہندوستان

مین اسبات کا زیادہ تر شبہہ اسلیے ہوتا ہے کہ انگریزونکے ہان چپراسی باورچی

اور خدمتگار ہوتے ہین پس کیا تعجب ہے کہ کسی مشرک نے اوسکو

مارا ہو ○

اسکے جواب مین ہم کہتے ہین کہ درحقیقت اسمین کچہ شک

نہین ہے کہ مشرک کا مارا ہوا حرام ہے مگر اس شبہہ پر جو بیان کیا گیا
عمل کرنیکے دو طریق ہین ایک بموجب فتوی کے اور ایک طریق احتیاط
کے عمل اوپر فتوی کے یہ ہے کہ جب طعام اہل کتاب کا ہمارے سامنے
آیا ہے جسکو نص صریح خدا تعالی نے حلال کر دیا ہے تو ہمکو اسباب کی
تفتیش کی کہ کس نے ذبح کیا اور کیونکر ذبح ہوا ہے کچھ حاجت نہین
اور جبتک کہ ہمکو ثابت نہو جاوے کہ وہ مشرک کا مارا ہوا ہے
اوسوقت تک اوسکے کھانے سے انکار کرنیکی یا اوسکے کھانیکو ناجائز
سمجھنے کی کوئی وجہ نہین تحسیناً للظن بہ کما بالمسلم کما
ذکرنا انفاً من العالمگیریہ لیکن جب معلوم ہو جاویگا کہ مشرک
کا مارا ہوا ہے تو البتہ اوسوقت اوسکا کھانا ممنوع اور حرام
ہے اور طریقہ احتیاط کا یہ ہے کہ اگر ایسا شبہہ یا وہم دلمین

نہین ہے کہ مشرک کا مارا ہوا حرام ہے مگر اس شبہہ پر جو بیان کیا گیا
عمل کرنیکے دو طریق ہین ایک بموجب فتوی کے اور ایک طریق احتیاط
کے عمل اوپر فتوی کے یہ ہے کہ جب طعام اہل کتاب کا ہمارے سامنے
آیا ہے جسکو نص صریح خدا تعالی نے حلال کر دیا ہے تو ہمکو اسبات کی
تفتیش کی کہ کس نے ذبح کیا اور کیونکر ذبح ہوا ہے کچہ حاجت نہین
اور جبتک کہ ہمکو ثابت نہو جاوے کہ وہ مشرک کا مارا ہوا ہے
اوسوقت تک اوسکے کہانے سے انکار کرنیکی یا اوسکے کہانیکو ناجائز
سمجہنے کی کوئی وجہ نہین تَحْسِيْنًا لِلظَّنِّ بِهٖ كَمَا بِالْمُسْلِمِ كَمَا
ذَكَرْنَا اٰنِفًا مِنَ الْعَالَمْكِيْرِيْ لیکن جب معلوم ہو جائیگا کہ مشرک
کا مارا ہوا ہے تو البتہ اوسوقت اوسکا کہانا ممنوع اور حرام
ہے اور طریقہ احتیاط کا یہ ہے کہ اگر ایسا شبہہ یا وہم دلمین
آوے تو دریافت کرلین اگر درحقیقت مشرک نے قتل کیا ہو نکہاوین
مگر اس شبہہ خاص سے عموما طعام اہل کتاب کیون ناجائز ہو گا ⊙
چوتھی صورت یہ ہے کہ اہم بلا کسی بحث کے نسبت ذبایح
اہل کتاب کے یہ بات فرض کرلین کہ تمام ذبایح بجز اس صورت کی

بسبب حسن ظن کے ساتھ اوسکی نیک گمانی کے جیسا کہ حسن ظن
ساتھ مسلمان کے ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے ابھی عالمگیری سے ۱۲

کہ اوسکو مسلمان نے ذبح کیا ہو یا اہل کتاب نے مسلمانون کے قواعد ذبح کے موافق ذبح کیا ہو حرام اور ناجائز ہین تو بھی صرف اوسی گوشت کا کھانا ناجائز ہوگا جو اسطرح کے ذبح سے حاصل ہوا ہی نہ اوسکا جو مسلمان یا اہل کتاب مسلمانون کے قاعدہ کے موافق ذبح سے حاصل ہوا ہو اور نہ اون چیزون کا جنمین ذبح ہونا ہی نہین مثلاً مچھلی روٹی چاول انڈا شیرینی وغیرہ پس صرف گوشت کے نسبت ہر شخص دریافت کرسکتا ہی کہ کس طرح حاصل ہوا ہی اوسکو نکھاوے ⊙

یہی طریق ہم مسلمانون مین بھی جاری ہی جب کوئی شیعہ ہمارے دسترخوان پر آتا ہی اور ہمارے ہان مچھلی پکی ہوی طیار ہی تو وہ پوچھتا ہی کہ یہ فلس دار ہی یا بے فلس اگر بے فلس مچھلی ہووے تو وہ نہین کھاتا کہ اوسکے مذہب مین بے فلس کی مچھلی کھانا منع ہی پس اگر ہمکو بہت احتیاط ہو تو یہی طریقہ ہمکو اہل کتاب کے ساتھ برتنا چاہیے ⊙

اَلشُّبْهَةُ الرَّابِعَةُ انگریزون کے ہان کھانا پکانے والے چمار تک

شبہ چوتھا

ہوتے ہین تو اونکا پکا یا ہوا کھانا کس طرح جائز ہو سکتا ہی ۞

یہہ شبہہ ایسی صورت مین کہ مسلمانون کے ہان کا پکا ہوا کھانا
ہو اور انگریز شریک ہون یا انگریزون کے ہانکا کھانا پکانے والے
مسلمان ہون نہین ہو سکتا باقی رہی یہ بات کہ کھانا پکانے والا
انگریز یا کوئی اور ہو مشرکین مین سے اگر انگریز ہی تو وہ اہل کتاب ہی
جسکے پکائے ہوئے کھانے مین کچھہ خطور شرعی نہین ہی اور اگر وہ
مشرک ہی تو بموجب مذہب اہل السنت و الجماعت کے مشرکین مین کوئی
نجاست ظاہری نہین فِي الْعِنَايَةِ شَرْحِ الْهِدَايَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّمَا
الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ قُلْتُ النَّجَاسَةُ فِي اعْتِقَادِهِمْ لَا فِي ذَاتِهِمْ
پس جس طرح کہ ہملوگ بلا کسی تردد و تامل کے ہندو ن کے ہانکا
پکا ہوا کھانا اور حلوائیون کی مٹھائی کھاتے ہین اوسی طرح اوسکو بھی
کھائین گے جیسا احتمال اس بات کا ہی کہ اوسے انگریز یا مشرک پکانے والے
نے پکاتے مین بے احتیاطی کی ہو اوس سے بہت زیادہ احتمال حلوائیون کی
مٹھائی اور دودہ اور ہندو ن کے پکے ہوئے کھانے مین ہی خصوصًا
اوس کھانے مین جو چوکہ مین بنایا گیا ہو کہ بدون گوبر کے لیپنے کے چوکہ ہو ہی

۲۶ عنایہ شرح ہدایہ مین ہی فرمایا ... کہتا ہون مین
اللہ تعالی نے صرف مشرکین نا پاک ہین ... یعنی
نجاست اون کے اعتقاد مین ہی نہ اونکی ذات مین ۱۲

نہین سکتا پس جبکہ ہم اونکے ہان کے کھانے مین کچھہ تامل نہین کرتے
تو انگریزون کے ہان کھانے مین اگر اوسکو کسی مشرک نے پکایا ہو
کیون تامل کرین گے لِاَنَّ کُلَّ ذٰلِكَ مَحْكُوْمٌ بِطَهَارَتِهٖ حَتّٰی
تَيَقَّنَ بِنَجَاسَتِهَا ○

جناب مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے اسی مسئلہ کے مانند
ایک فتوی پوچھا گیا اور اونھون نے جواز کا فتوی دیا چنانچہ وہ
فتوی بعینہ نقل کیا جاتا ہی ○

قَوْلُ الْمُسْتَفْتِيْ مَا تَقُوْلُوْنَ اَنَّ الْاَدْوِيَةَ الْمُرَكَّبَةَ الرَّطْبَةَ
اللَّتِيْ يَصْنَعُوْنَهَا اَهْلُ الْحَرْبِ فِيْ دَارِهِمْ مِنَ الْاَدْهَانِ
وَمِيَاهِ الْاَشْجَارِ وَغَيْرِهَا هَلْ يَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ
فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ شَدِيْدَةٍ تُبِيْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ
اَمْ لَا يَجُوْزُ وَهَلْ تَعُوْدُ النَّجَاسَةُ عِنْدَ اسْتِعْمَالِ
الْاَدْوِيَةِ الْيَابِسَةِ بِالسَّحْقِ مَعَ الْمَاءِ اَوِ الْاَدْهَانِ اَمْ لَا وَمَا
حُكْمُ مُدَاوَاتِهِمْ وَقِرْطَاسِهِمْ اِذَا بَلَّتْ طَاهِرًا اَوْ نَجِسٌ وَكَذَا
صَمْغُ اللَّتِيْ يَخْتِمُوْنَ بِهَا مَكْتُوْبَهُمْ بَعْدَ اَنْ تُبَلَّ بِلُعَابِ

۲۷

قول فتویٰ پوچھنے والا
کیا کہتے ہو تم کہ وہ دوائین مرکبات اور تر کہ بناتے ہین اہل حرب اپنی ملک مین مثلاً تیل اور درختون کے عرق وغیرہ تو جائز ہی مسلمانون کو اونکا استعمال اپنے ملک مین بغیر ضرورت سخت کے کہ مباح کرتے ہی ممنوعات کو یا نہین جائز ہی — اور کیا پھر آجاتی ہے نجاست بروقت استعمال دوائے خشک کے ساتھ پیسنے کے پانی مین یا تیل مین یا نہین اور کیا ہی حکم دوا اونکی کا اور کاغذ اونکی کا جب کہ گیلا ہو جاوے پاک یا ناپاک — اور ایسا ہی وہ گوند کہ بند کرتے ہین اوس سے وہ اپنے خطوط گیلا کرکے اپنی تھوک سے

الفم هل يجوز للمسلم ان يدخلها في فمه ليكون صالحًا
للختام وهي ايضًا من مصنوعاتهم في ديارهم ○

جواب يجوز استعمال الادوية المذكورة والصمغ
وغيرها من مصنوعات اهل الشرك بحكم هذه الرواية
لعموم البلوى اوعدم التيقن بالنجاسة قال ابوحفص
البخاري من شك في انائه وثوبه اويديه اصابه
النجاسة ام لا فهو طاهر ما لم يتيقن وكذلك الآبار
والحياض التي يتخذها اهل الشرك والبطالة وكذلك
الثياب التي ينسجها اهل الشرك والجهلة من اهل
الاسلام وكذا الجياب الموضوعة والمركبة في
الخرق والعمامات التي يتوهم فيها اصابة النجاسة
كل ذلك محكوم بطهارته حتى يتيقن بنجاستها
واصل ذلك ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه استسقى عبد الرحمن بن عوف فقال اسقيك
من جرة مخمرة او من الجب الذي يشرب منه

جواب جائز ہی استعمال ان دواؤن مذکورہ کا اور گوند وغیرہ کا کہ بنائی ہوئی ہیں اہل شرک کی بموجب حکم اس روایت کے واسطے عموم بلوے کی اور عدم تیقن نجاست کے. کہا ابو حفص بخاری نے جس شخص نے کہ شک کیا ایسے برتن میں یا اپنے کپڑے یا اپنے ہاتھون مین کہ لگی ہے اوسکو نجاست یا نہیں

۲۸

سو وہ پاک ہے جب تک کہ یقین نہو اور ایسے ہی وہ کنوے اور حوض کہ بناتے ہین اونکو اہل شرک اور بطالت اور ایسے ہی وہ کپڑے جنکو بنتے ہین اہل شرک یا جاہل مسلمان اور ایسے ہی وہ تھیلیان کہ رکھی ہوئین یا لگائی ہوئین چیتھڑون مین اور عمامون مین کہ وہم ہوتا ہو ان مین نجاست کا سو اس سب کا حکم طہارت کا ہی جب تک کہ یقینًا نجاست نہووے اور اس مین اصل وہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا عبدالرحمن بن عوف سے تو اونھون نے کہا کہ پلاؤن تمکو گھڑے سے ڈھکا ہوا یا اوس مٹکے سے کہ جسمین سے سب لوگ پیتے ہین

الذي يشرب منه الناس فقال عليه السلام من الجب

الذي يشرب منه الناس وروي عن محمد بن واسع

ان رجلا جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا

رسول الله لجرة ابيض مخمرة اي مستورة اتوضأ

به احب اليك او وضوء جماعة المسلمين فقال

وضوء جماعة المسلمين احب الاديان الى الله

الحنيفية السمحة فتاوى عماديه والله اعلم

في الهداية سور الآدمي وما يؤكل لحمه طاهر لان

المختلط به اللعاب وقد تولد من لحم طاهر

يدخل فيه الجنب والحائض والنفساء والكافر

وفي الكافي شرح الهداية اذ لو حكم بنجاسة

لاحتاج كل جنب وحائض الى اناء على حدة وفيه

الحرج كما لا يخفى وفي العناية شرح الهداية ثبت

في الصحيحين ان النبي صلى الله عليه وسلم مكن ثمامة

ابن اثالة في المسجد قبل اسلامه فلو كان نجسا لما

٢٩

فرمایا آپ نے اوس گھڑے سے جس سے لوگ پانی پیتے ہیں اور روایت ہے محمد بن واسع سے کہ ایک مرد آیا پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا یا رسول اللہ سفید ڈھکا ہوا گھڑا اوس سے وضو کرون زیادہ پیارا ہے آپکو یا وضو جماعت مسلمانون کا فرمایا آپ نے وضو جماعت مسلمانون کا بہت پیارا ہے اور بہت پیارا دین اللہ تعالی کا دین ابراہیم ہے جو آسان ہو فتاوی عمادیہ واللہ اعلم

اور ہدایہ میں ہی کہ جوٹھا آدمی کا اور اوس جانور کا کہ کھایا جاتا ہے گوشت اوسکا پاک ہے کیونکہ جو ملا ہے اوسمین وہ لعاب دہن ہی اور یہ لعاب پیدا ہوتا ہے گوشت پاک سے اور داخل ہین اسی حکم مین جنابت والے اور حیض و نفاس والی عورتین اور کافر اور کافی شرح ہدایہ مین ہے کیونکہ اگر حکم ہوتا نجاست کا ان لوگون کے تو البتہ حاجتمند ہوتے سب جنب اور حیض اور نفاس والی عورتین علیحدہ برتن کے اور اسمین بہت حرج ہے کہ پوشیدہ نہین ہے اور عنایہ شرح ہدایہ میں ہے ثابت ہے صحیح بخاری اور مسلم مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرایا ثمامہ بن اثال کو مسجد مین اوسکے اسلام سے پہلے پس اگر ہوتے نجس

مَكَّنَهُ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنْ قُلْتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ
نَجَسٌ قُلْتُ النَّجَاسَةُ فِي اعْتِقَادِهِمْ لَا فِي ذَاتِهِمْ اِنْتَهٰى ۝

بات یہہ ہی کہ جس شخص کے دل مین حقیت مسائل شرعیہ کی
علی الخصوص اون مسائل کی جنکو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیا یا بالتصریح اون کے جائز ہونیکا حکم دیا بخوبی مستحکم ہی اور بمقابل
اون مسائل کے نہ لوگون کے برا بھلا کہنے کی کچھہ حقیقت سمجھتا ہی
اور نہ اوسکو اپنے مریدون اور شاگردون کے اور وعظ سننے
والون کے پھر جانیکا اندیشہ ہی اور نہ نذر و نیاز کے بند ہونیکا
کچھہ خدشہ ہی اوسکے لیے ان تمام شبہات وہمیہ کے دور
کرنیکے لیے صرف یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آپ نے
یہودی کے ہان کا پکا ہوا بغیر کسی خدشہ کے کھایا اور جب آپ سے نصاری
کے ہان کے کھانے کے باب مین پوچھا گیا تو آپنے صاف فرمایا
لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ کافی وافی ہی کیونکہ یہ شبہات جسقدر
کہ پیش کیے جاتے ہین یہی تمام شبہات اوسوقت بھی موجود تھے
اور باوجود ان سب باتون کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ لَا یَتَخَلَّجَنَّ فِی صَدْرِکَ طَعَامٌ پس جس کسیکا اتقاء رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتقا سے بڑھا ہوا ہو وہ اون شبہات وہمیہ پر طعام اہل کتاب سے بچنے کا دعوی کرے ⊙

اَلشُّبْهَةُ الْخَامِسَةُ (شبہہ پانچوان) جن برتنون مین کہ کھانا انگریزون کے یہان پکتا ہی اور جن برتنون مین کھایا جاتا ہی اونکے پاک ہونے کا کسطرح یقین ہو سکتا ہی ⊙

یہ شبہہ اسی صورت سے کہ انگریز مسلمان کے گھر آنکر مسلمان کے یہان کا پکا ہوا کھانا کھاوین متعلق نہین ہو سکتا ہی البتہ اوس صورت سے کہ مسلمان انگریزون کے گھر جاکر کھاوین متعلق ہو سکتا ہی پس ایسی حالت مین یہہ بات دیکھنی چاہیے کہ وہ برتن کس قسم کے ہین آیا تانبہ یا چینی یا شیشہ کے ہین کہ جنمین اثر اشیاء محرمہ کا اگر اون مین کھائی یا پی گئی ہون نفوذ نہین کرتا ہی یا مٹی وغیرہ

۳۱

مَكَّنَهُ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنْ قُلْتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ
نَجَسٌ قُلْتُ النَّجَاسَةُ فِي اعْتِقَادِهِمْ لَا فِيْ ذَاتِهِمْ اِنْتَهٰى ۞

بات یہہ ہی کہ جس شخص کے دل مین حقیت مسائل شرعیہ کی
علی الخصوص اون مسائل کی جنکو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیا یا بالتصریح اون کے جائز ہونیکا حکم دیا بخوبی مستحکم ہی اور بمقابل
اون مسائل کے نہ لوگون کے برا بھلا کہنے کی کچھہ حقیقت سمجھتا ہی
اور نہ اوسکو اپنے مریدون اور شاگردون کے اور وعظ سننے
والون کے پھر جانیکا اندیشہ ہی اور نہ نذر و نیاز کے بند ہونیکا
کچھہ خدشہ ہی اوسکے لیے ان تمام شبہات وہمیہ کے دور
کرنیکے لیے صرف یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آپ نے
یہودی کے ہان کا پکا ہوا بغیر کسی خدشہ کے کھایا اور جب آپسے نصاری
کے ہان کے کھانے کے باب مین پوچھا گیا تو آپنے صاف فرمایا
لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ طَعَامٌ کافی ہی کیونکہ یہ شبہات جسقدر
کہ پیش کیے جاتے ہین یہی تمام شبہات اوسوقت بھی موجود تھے
اور باوجود ان سب باتون کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ پس جس کسیکا اتقاء رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتقا سے بڑھا ہوا ہو وہ اون شبہات وہمیہ پر طعام اہل کتاب سے بچنے کا دعوی کرے ⊙

اَلشُّبْهَةُ الْخَامِسَةُ جن برتنون مین کہ کھانا انگریزون کے
شبہہ پانچوان
یہان پکتا ہی اور جن برتنون مین کھایا جاتا ہی اونکے پاک ہونے کا کسطرح یقین ہو سکتا ہی ⊙

یہ شبہہ اسی صورت سے کہ انگریز مسلمان کے گھر آنکر مسلمان کے یہان کا پکا ہوا کھانا کھاوین متعلق نہین ہو سکتا ہی البتہ اوس صورت سے کہ مسلمان انگریزون کے گھر جاکر کھاوین متعلق ہو سکتا ہی پس ایسی حالت مین یہہ بات دیکھنی چاہیے کہ وہ برتن کس قسم کے ہین آیا تانبہ یا چینی یا شیشہ کے ہین کہ جنمین اثر اشیاء محرمہ کا اگر اون مین کھائی یا پی گئی ہون نفوذ نہین کرتا ہی یا مٹی وغیرہ کی قسم سے ہین کہ جنمین اثر اونکا نفوذ کرتا ہی پس اگر وہ برتن قسم اول کے ہین اور دھوتے ہین تو اونمین کھانا بے خدشہ مباح اور درست ہی اور اگر وہ بے دھوئے ہین اور اون مین مجسمات کے

کھائے جانیکا صرف احتمال یا ظن غالب ہی مگر یقین نہین اور نہ وہ
ظاہری نجاست اونمین ہی تو بغیر دھوئے ہوے مین کھانا مکروہ یعنی
بے احتیاطی ہی مگر حرام یا ممنوع شرعی نہین کلّات[ع]
کُلُّ ذٰلِكَ مَحْكُوْمٌ بِطَهَارَتِهٖ حَتّٰى تَتَيَقَّنَ نَجَاسَتُهَا
اور یہہ حکم کچھہ انگریزون ہی کے برتنون کے ساتھہ مخصوص نہین ہی
بلکہ تمام اون قومون کے برتنونسے متعلق ہی جو اون چیزون کو کھاتے
پیتے ہین جنکا کھانا پینا ہماری شریعت مین حرام ہی اور اگر وہ برتن قسم
دوم کے ہین جنمین اثر نفوذ کرتا ہی جیسا کہ مٹی کے برتن اور ہمکو
اس بات کا یقین ہی کہ اون مین شراب پی گئی ہی یا سور پکایا گیا ہی
تو اونکے واسطے یہ حکم ہی کہ اگر اور برتن ملین تو اون مین نکھاوین
اگر اور برتن نہ ملین تو اونکو دھولین اور کھاوین ۝

ابو داؤد مین ابو ثعلبۃ الخشنی سے روایت ہی سَئَلَ[ع]
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّا نُجَاوِرُ اَهْلَ
الْكِتَابِ وَهُمْ يَطْبَخُوْنَ فِيْ قُدُوْرِهِمُ الْخِنْزِيْرَ وَيَشْرَبُوْنَ
فِيْ اٰنِيَتِهِمُ الْخَمْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ع کیونکہ اس چیز کے پاک ہونیکا علم ہو چکا ہے جب تک کہ
اوسکے ناپاک ہونیکا یقین ہووے

ع پوچھا ابو ثعلبہ الخشنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ ہم ہمسائے ہین اہل کتاب کے اور وہ پکاتے ہین
اپنی ہانڈیون مین سور اور پیتے ہین اپنے برتنون مین شراب
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

إن وجدتم غيرها فكلوا فيها واشربوا وإن لم تجدوا
غيرها فارحضوها بالماء وكلوا واشربوا ۞

اور صحیح مسلم مین اس حدیث کے یہہ الفاظ ہین

فإن وجدتم غيرها فلا تاكلوا فيها وإن لم تجدوا فاغسلوها
وكلوا فيها ۞

ان حدیثون کی نسبت بعض لوگ یہہ کہتے ہین کہ جب
اور برتن ملین تو پھر انگریزون کے برتنون مین کھانا نچاہیے مگر
ایسا سمجھنا تین وجہ سے غلط ہی ۞

اول یہہ کہ یہہ حدیث اون برتنون سے متعلق ہی جنمین
شراب اور سور کھایا پکایا جاتا ہی اس زمانہ مین انگریزون کے یہان
جو عام رواج ہی اوسمین شراب پینے کے برتن بالکل علحدہ ہین
اور سور کھانیکے برتن بالکل علحدہ ہین بلکہ ہر ہر قسم کے کھانیکے
لیے برتن جدا جدا ہین پس یہہ حدیث اون برتنون سے جو سور
اور شراب کے کھانیکے نہین ہین متعلق نہین ہوسکتی ہی ۞

دوسری یہہ کہ یہہ حدیث اون برتنون سے متعلق ہی کہ جنمین

اثر ماکول اور مشروب کا سرایت کرتا ہی ⊙

تیسری یہہ کہ تمام علما نے اس حدیث کی شرح مین لکھا ہی
کہ یہہ نہی احتیاطی ہی اور انگریزون کے برتنون مین دھونیکے بعد
کھانے مین باوجودیکہ اور برتن موجود ہون کچھہ کراہت بھی نہین ہی
چنانچہ اس مقام پر وہ روایتین نقل کرتے ہین ⊙

شارح مشکوٰۃ ملا علی قاری لکھتے ہین لَا تَاْکُلُوْا فِیْھَا
اَیْ اِحْتِیَاطًا فَاغْسِلُوْھَا اَمْرُ وُجُوْبٍ اِنْ کَانَ ظَنَّ النَّجَاسَۃِ
وَاِلَّا فَاَمْرُ نَدْبٍ ⊙

اور امام نووی شرح صحیح مسلم مین کتاب الصید والذبائح مین
لکھا ہی قَدْ یُقَالُ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مُخَالِفٌ لِمَا یَقُوْلُ
الْفُقَھَاءُ فَاِنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ یَجُوْزُ اسْتِعْمَالُ اَوَانِی الْمُشْرِکِیْنَ
اِذَا غُسِلَتْ وَلَا کَرَاھَۃَ فِیْھَا بَعْدَ الْغُسْلِ سَوَاءٌ وُجِدَ
غَیْرُھَا اَمْ لَا وَھٰذَا الْحَدِیْثُ یَقْتَضِیْ کَرَاھَۃَ اسْتِعْمَالِھَا
اِنْ وُجِدَ غَیْرُھَا وَلَا یَکْفِیْ غَسْلُھَا فِیْ نَفْیِ الْکَرَاھَۃِ وَاِنَّمَا
یَغْسِلُھَا وَیَسْتَعْمِلُھَا اِذَا لَمْ یَجِدْ غَیْرَھَا وَالْجَوَابُ اَنَّ الْمُرَادَ

النهي عن الاكل في انيتهم التي كانوا يطبخون فيها لحم الخنزير ويشربون الخمر كما صرح به في رواية ابي داؤد وانما نهى عن الاكل فيها بعد الغسل للاستقذار وكونها معتادة للنجاسة كما يكره الاكل في المحجمة المغسولة واما الفقهاء فمرادهم مطلق انية الكفار التي ليست مستعملة في النجاسات فهذه يكره استعمالها قبل غسلها فاذا غسل فلا كراهة فيها لانها طاهرة وليس فيها استقذار ولم يريدوا نفي الكراهة عن انيتهم المستعملة في الخنزير وغيره من النجاسات والله اعلم ۞

علاوه اسکے ابو داود مین جو دوسری حدیث جابر سے روایت ہی اوسمین صاف بلا کسی خدشه اور بلا کسی قید کے مشرکین کے برتنون کا استعمال آیا ہی اور وه حدیث یہه ہی ۞

عن جابر قال كنا نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فنصيب من انية المشركين واسقيتهم فنستمتع

٣٥

جابر سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ساتھ ہم لڑائیون مین جاتے تھے تو پاتے تھے ہم مشرکون کے برتن اور پانی کے برتن اونسے فائدہ اٹھاتے ہم

بها فلا يعيب ذلك عليهم ۝

وقد سئل مولانا شاه عبد العزيز المحدث الدهلوي

عن هذا فاجاب هكذا كما هو مذكور في فتاواه و

هذه عبارته ۝

يكره الاكل والشرب في اواني المشركين قبل الغسل

لان الغالب والظاهر من اوانيهم النجاسة وانهم

يستحلون الخمر ويشربون ذلك وياكلون ويطعمون في

قدورهم وفي قصاعهم واوانيهم فكره الاكل فيها

قبل الغسل اعتبارا للظاهر كما كره التوضي بسؤر الدجاجة

لانها لا تتوقى من النجاسة غالبا الا ان الاصل في

الاشياء الطهارة ونشكك في النجاسة فلو يثبت

النجاسة بالشك هذا اذا لم يعلم بنجاسة الاواني فاذا

علم فانه لا يجوز ان يشرب فيها قبل الغسل ولو اكل و

شرب كان شاربا واكلا حراما هذا حاصل ما ذكر

في الذخيرة ۝

قال العبد (ای شاہ عبد العزیز) اصلحہ اللہ تعالی

وما ابتلینا من شراء السمن والخل واللبن والجبن وسائر
المائعات من الهنود على هذا الاحتمال تلويث اوانيهم
وان نساءهم لا يتوقين عن السرقين وكذا يأكلون
لحوما مسلوخة وذلك ميتة في المجتنب ان لم يجد بدا
منهم ان يستوثق عليهم ان يجتنبوا عن السرقين والميتة
فان شق عليهم يامرهم ان يعطوا اوانيهم مسلما ليغسلها
او يغسلوا ايديهم بمحضر اى من المسلمين والا فالاباحة
فتوى والتحرز التقوى كذا في نصاب الاحتساب ⊙

اور اس باب مین کہ وہ پانی جس سے برتن دھوئی گئے
پاک تھا یا ناپاک شرعا کچھہ شبہہ نہین ہو سکتا اسلیے کہ کوئی پاک
چیز شبہہ سے ناپاک نہین ہو جاتی جیسکہ ابھی بیان ہوا ⊙
علاوہ اسکے تیسیر الوصول مین خاص انگریزون کے
گھر کے پانی سے پاک ہونے مین اثر صحابہ موجود ہے اور یہ حدیث آئی ہے
وعن ابن عمر قال توضأ عمر رضي الله عنه بالحميم

اور اگر یہ ہو سکے تو اباحت فتوی ہے اور پرہیزگاری تقوی ہے یہ نصاب الاحتساب مین ہے ۱۲

اور ابن عمر سے روایت ہے کہ وضو کیا عمر رضی اللہ عنہ نے گرم پانی سے

فی جزنصرانیۃ ومن یشبھا اخرجہ کرزین قلت ونترجمۃ البخاری واللہ اعلم ○

الشبھۃ السادسۃ میز پر بیٹھکر چھوری اور کانٹہ سے کھانا اور تشبہ بالنصاری کرنا کسطرح جائز ہی ○

اس شبہہ کا حل دو طرح پر کرنا چاہیے اول یہ کہ فی نفسہ میز پر بیٹھکر اور چھوری اور کانٹہ اور چمچے سے کھانے کا کیا حکم ہی پھر تشبہ کا حکم بیان کیا جاوے چھوری سے کاٹنا جائز بلکہ سنت ہی خود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کو چھوری سے کاٹکر تناول فرمایا ہی ○

بخاری مین عمرو ابن امیہ سے روایت ہی اخبرہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحتز من کتف الشاۃ فی یدہ فدعی الی الصلوۃ فالقھا والسکین التی یحتز بھا ثم قام فصلی ولم یتوضا ○

اور ابو داؤد مین جو حدیث درباب منع قطع لحم بالسکین کے ہی اوسکو خود ابو داؤد نے ضعیف لکھا ہی قال القسطلانی فی

قلت هذا الحديث يعارضه حديث ابي معشر عن هشام
ابن عروة عن ابيه عن عائشة رفعته لا تقطعوا
اللحم بالسكين فانه من صنيع الاعاجم وانهشوه فانه
اهنأ وامرأ اجيب بان ابا داؤد قال هو حديث
ليس بالقوي وحينئذ لا يحتج به من اجل ابي معشر نجيح
السندي الهاشمي صاحب المغازي قال البخاري
وغيره منكر الحديث ومن مناكيره حديث لا تقطعوا اللحم
بالسكين هذا لكن قال الحافظ ابن حجر ان له
شاهدا انتهى ○

اور اگر فرض کیا جاوے کہ یہ حدیث بھی صحیح ہی تو اسکی
تطبیق پہلی حدیث سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے صراط المستقیم
شرح سفر السعادت مین اسطرحپر کی ہی ○

اگر حدیث نہی صحیح است در گوشتی باشد کہ نیک نضج یافته
و احتیاج بر بدن ندارد وانچہ در بریدن آید در انچہ نضج نیافته

بعد اوسکے شیخ محدث دہلوی نے اوسی مقام پر حدیث نہی کو اور بھی
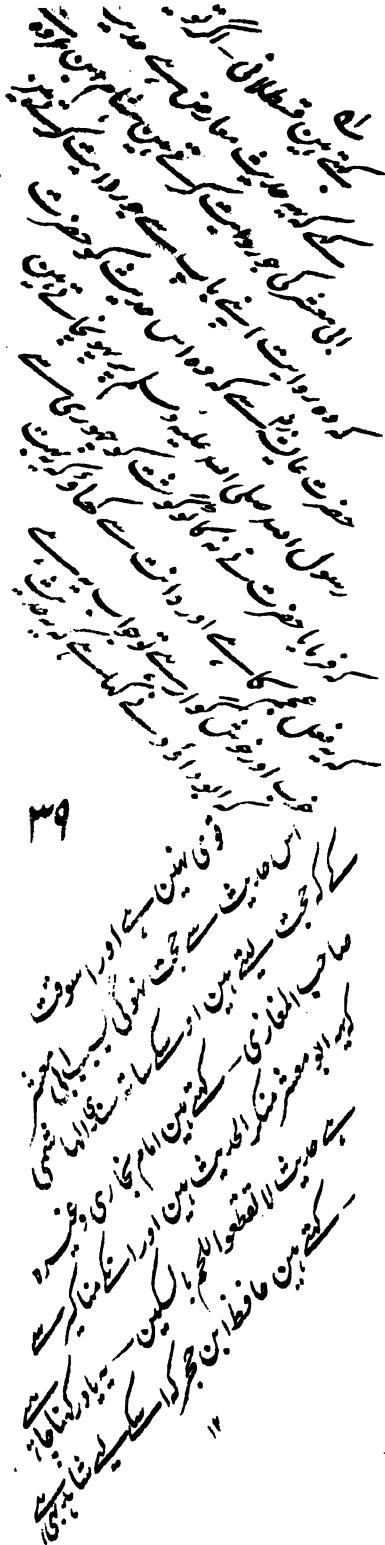
ضعیف کیا ہی اور لکھا ہی کہ یہ نہی ایسی ہی جیسا کہ ہاتھہ سے گوشت
توڑنے پر بھی نہی آئی ہی اور اونکی عبارت یہہ ہی ۞
ہچنانکہ نہی از بریدن گوشت بکارد ورود یافتہ از گرفتن
گوشت از استخوان بدست نیز منع کونہ واقع شدہ ودر جامع الاصول
از صفوان بن امیہ آوردہ کہ گفت بودم من کہ میخوردم با رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ومیگرفتم گوشت را بدست خود از استخوان
فرمود نزدیک بگردان گوشت از دہن خود کہ وی گوارا تر
وسبک تر است رواہ ابوداؤد وروی الترمذی ۞
پس یہہ نہی ایسی نہین ہی کہ جسکے ارتکاب مین کچھہ قباحت
ہووے کیونکہ یہہ نہی حکمی نہین ہی چمچہ اور کانٹے کا استعمال کا قیاس
چھوری پر کرنا چاہیے کہ اون کے استعمال کی ممانعت کہین نہین ہی چنانچہ
ایسی چیزین جنسے ہاتھہ بھرتا ہی سب چمچہ سے کھاتے ہین و لا یکرہ لا یعاب
میز پر کھانیکے لیے کوئی حدیث منع کی وارد نہین ہی صرف
اتنی بات ہی کہ جسطرح رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کبھی
چپاتی تناول نہین فرمائی اور کبھی تشتریون اور رکابیون مین کھانا تناول

تناول نہین فرمایا ہی اور نہ کبھی میدے اور روے کی اور چھنے ہوئے آٹے کی
روٹی کھائی اوسیطرح کبھی خوان پر یعنے میز پر کھانا تناول نہین فرمایا
پس جو حال کہ اون چیزون کا ہی وہی میز پر کھانیکا ہی جسطرح وہ
مباح ہین اسیطرح یہہ بھی مباح ہی ○

بخاری مین فتاوی سے روایت ہی مَا اَكَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُرَقَّقًا وَلَا شَاتًا مَسْمُوطَةً حَتّٰى
لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ○

اور حضرت انس سے روایت ہی مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عَلٰى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبْزًا مُرَقَّقًا
قَطُّ وَلَا اَكَلَ عَلٰى خِوَانٍ قَطُّ قِيْلَ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوْا
يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ ○

السُّكُرُّجَةُ بِضَمِّ السِّيْنِ وَالْكَافِ وَالرَّاءِ الْمُشَدَّدَةِ
وَفَتْحِ الْجِيْمِ وَقِيْلَ الرَّاءِ الْمَفْتُوْحَةِ وَهِيَ صِحَافٌ صِغَارٌ كَذَا
فِي الْقَامُوْسِ ○

وَفِيْ مَجْمَعِ الْبِحَارِ وَلَا اَكَلَ عَلٰى خِوَانٍ قـ

هُوَ مَا يُوضَعُ عَلَيْهِ الطَّعَامُ بَعِيدًا لِأَكْلٍ لِأَنَّهُ مِنْ دَأْبِ الْمُتْرَفِينَ لِئَلَّا يَفْتَقِرَ إِلَى التَّطَأْطُؤِ وَالِانْحِنَاءِ ۝

اور بخاری مین ابو حازم سے روایت ہی اَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ قَالَ لَا فَقُلْتُ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ ۝

اس سے ثابت ہوا کہ جسطرحکا کھانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اوسطرحکا کھانا سنت ہی اور اوسکے سوا فی نفسہ مباح ہی اسیطرح دسترخوان پر کھانا سنت اور میز پر کھانا فی نفسہ مباح ہی ۝

اب باقی رہی بحث نسبت تشبہ کے اور اس باب مین حدیث مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ پر استدلال کیا جاتا ہے

كِتَابُ اللِّبَاسِ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَقْبِيَةِ مین ابو داؤد نے لکھی ہی ۝

کتاب پوشاک باب اون حدیثون کا کہ آئی ہین قباؤن مین

مگر اس حدیث کو اس مسئلہ سے کچھہ بھی علاقہ نہین ہی مناسب

پوچھا ابو حازم نے سہل سے کہ دیکھا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین میدہ کہا نہین پھر کہا مین نے کہ تم چھانا کرتے تھے جو کو کہا نہین مگر پھونک مارتے تھے ۱۲

اب رہی بحث ... ۱۲

۹۲

ہی کہ اول نفس الفاظ حدیث مین غور کیجاوے کہ قوم سے کیا مراد

ہی اور تشبہ سے کیا مراد ہی اور منہم کے کیا معنے ہین اور اوسکے

بعد حدیث کے معنی بیان ہون ⊙

تشبہ کسی قوم کے ساتھ اوسیوقت کہا جا سکتا ہی کہ

مَابِہِ التَّشَبُّہُ خاصہ اوسی قوم کا ہو اور کسی قوم مین نپایا جاے

"جس بات مین تشبہ ہے"

میز پر بیٹھکر کہانا اور چھوری کانٹہ سے کہانا قوم نصاری کا خاصہ

نہین ہی بلکہ تمام ترک جو مسلمان ہین وہ بھی اسیطرح پر کہاتے ہین

پس کیا وجہ ہی کہ جو میز پر بیٹھکر کہانیوالے اونکو مشابہت نصاری کے

ساتھ دیجاوے اور اتراک کے ساتھ نہ دیجاوے علی الخصوص اسصورت مین

کہ مسلمانکے حق مین نیک گمان چاہیے پس جبکہ یہہ بات بخوبی معلوم ہو کہ

جو لوگ میز پر بیٹھکر کہاتے ہین وہ مسلمان ہین اور عقائد اسلامیہ رکھتے ہین

تو کیون اونکے اس فعل کو نصاری کے ساتھ تشبیہ دیوین اور مسلمانونکے

ساتھ تشبیہ نہ دیوین اور یہ بات کہ ترکون کی قوم کو ہندوستان کے

لوگون نے نہین دیکھا کہ اونکے ساتھ مشابہت دین اسمین کچھ قصور

ترکیبین کا نہین ہی بلکہ مشابہت دینیوالونکا قصور ہی ⊙

٤٣

اب لفظ تشبہ پر غور کرنا چاہیے آیا اس لفظ سے تشبہ تام
مراد ہی یا غیر تام مراد ہی تو کسیطرح درست نہین ہو سکتا کیا جو
شخص صرف انگریزی جوتی پہن لے یا بگھی پر سوار ہو کر نکلی یا گھوڑے
پر انگریزی کاٹھی بجای زین کے رکھے یا چینی کے برتنو مین
کھاوے یا شیشہ کے گلاس مین پانی پیوے یا کرسی پر بیٹھے وہ سب
معنی لفظ تشبہ مین داخل ہونگے حالانکہ جزئیات مین تشبہ ساتھہ
اہل کتاب کے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا ہی چنانچہ
ترمذی نے شمائل مین ابن عباس سے روایت کی ہی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ
يَفْرُقُوْنَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ فِيْمَا يَسْدُلُوْنَ
رُؤُسَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ
فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اگر لفظ مشابہت سے مشابہت تام مراد ہی بایں
لَا يُعْرَفُ اَمْ هُوَ مِنَ النَّصَارٰى اَمْ هُوَ مِنَ الْاَتْرَاكِ
نہین پہچانا جاتا کہ وہ نصرانی ہے یا ترک ۱۲
تو ایسی مشابہت میز پر بیٹھکر کھانے پر متحقق نہین کیونکہ کوئی شخص جسکے

بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے چھوڑتے تھے اپنے بال اور مشرکین مانگ نکالتے تھے اور اہل کتاب سیدھے چھوڑتے تھے اور حضرت کو پسند تھی موافقت اہل کتاب کی جب تک حکم نہ آتا پھر مانگ نکالنے لگے ۱۲

ظاہری و باطنی آنکھین خدای تعالی نے اندھی کر دی ہین اگر مسلمانونکو میز پر کھاتے دیکھے تو کبھی اوسکو یہ شبہہ نہین ہو نیکا کہ یہ لوگ انگریز ہین یا مسلمان بلکہ مسلمانون کو مسلمان پہچان لے گا ○

مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے صاف فتوی دیا ہے کہ جو باتین کفار کے ساتھہ ایسی مخصوص ہین کہ کوئی مسلمان اونکو نہین کرتا اونکا کرنا تشبہ مین داخل ہی اور منع ہی اور ایسی باتین جو کفار پر مخصوص نہین ہین گو کفار اوسکو بہت زیادہ کرتے ہون اور مسلمان کم اونکے کرنے مین کچھہ مضائقہ نہین ہی اور اونھون نے یہ بھی لکھا ہی کہ اگر کوئی بات جو مخصوص کفار کے ساتھہ ہو بنظر آرام و فائدہ کے کیجاوے تو کچھہ مضائقہ نہین ہی بعد اسکے وہ لکھتے ہین کہ جو تشبہ کہ منع ہی وہ یہ ہی کہ اپنے تئین اونھین مین گنے اور بلا شبہہ اسطرح اپنے تئین کفار مین گننا منع کیا بلکہ کفر ہی نہ یہ کہ جو باتین دنیا کے ارام کی کفار کرتے ہین اونکے اختیار کرنے مین وہ تشبہ لازم آجاوے جو شرعاً منع ہے چنانچہ ہم اس مقام پر فتوی شاہ عبد العزیز صاحب کا بعینہ نقل کرتے ہین ○

فتوی حضرت شاه عبد العزیز رحمة الله علیه در باب تشبه

محرره شهر جمادی الثانی سنه ۱۲۳۴ هجری

موافق قواعد شرع چیزے که مخصوص بکفار باشد و مسلمانان
آنرا استعمال نکنند خواه در لباس خواه در چیز دیگر بطریق اکل
و شرب داخل تشبه است و ممنوع و آنچه مخصوص بکفار نیست گو که کفار
آنرا بیشتر استعمال کنند و مسلمانان کمتر مضائقه ندارد و همچنین اگر
بعض از امور مخصوصهٔ کفار بنابر آرام و یا بنابر فائده و دوائے استعمال
کنند بی آنکه خود را مشتبه بآنها سازند مضائقه ندارد آرے
تشبیهی که ممنوع است مطلقا اینست که خود را در عداد آنها داخل
کنند و استمالهٔ قلوب بآنها داشته باشند و همچنین تعلیم لغت
ایشان و خط ایشان بنابر تشبه البته ممنوع اما بنابر اطلاع بر
مضامین کلام ایشان یا خواندن خطوط ایشان اگر تعلم لغت کنند
یا خط ایشان بنویسند مضائقه ندارد و در حدیثی که در مشکوة
مذکور است که آن حضرت صلی الله علیه وسلم زید ابن ثابت را
بتعلم خط یهود امر فرمودند و زید ابن ثابت آنرا در عرصهٔ قریب

آموختند و تشبہ در عبادات و اعیاد مطلقا ممنوع ست احادیث و آثار بدین بسیار اند غرض کہ تشبہ بآنہا بر چیزے کہ باشد داخل منع
و آموختن زبان ایشان براے اطلاع یا پوشیدن پوشاک
براى فائدہ بدنی مضائقہ ندارد انتہی ⊙

اگرچہ جناب مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے
اپنے اس فتوے مین تشبہ ممنوع کے نسبت بہت سی قیدین
لگائی ہین اور بالکل مدار تشبہ ممنوع کا ان لفظون پر رکھا ہی کہ خود را
در اعداد آنہا داخل کنند پھر بھی در حقیقت اس حدیث کو
اس قسم کے تشبہ سے بھی کچھہ علاقہ نہین ہی جیسا کہ اسی
مقام پر لکھا جاویگا ⊙

اب لفظ منہم پر غور کرنا چاہیے کہ منہم کے لفظ کے کیا معنی
ہین آیا یہ معنی ہین کہ جس شخص نے مشابہت تام نصاری کے ساتھہ
کی تو وہ بھی نصرانی ہوگیا وَاِنِ اعْتَقَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِنِ اسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا
وَاِنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَصَامَ صِیَامَنَا غالبًا امید ہی کہ کوئی متعصب سے

۴۷

اگرچہ اعتقاد کرے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور اگرچہ قبلہ بنائے ہمارا قبلہ اور کھائے ہمارا ذبیحہ
اور نماز پڑھے ہماری نماز اور روزہ رکھے ہمارا
روزہ ۱۲

متعصب یہانتک کہ نصرانی بھی منہم کے لفظ سے یہ مراد نہین لینگے
پس جب کہ لفظ منہم کے یہ معنے نہ ٹھہرے تو کوئی اور معنے اوسکے
لینے چاہیین پس معنے اس حدیث کے یہ نہین ہین جو لوگ
خیال کرتے ہین بلکہ یہ معنی ہین جو ہم بیان کرتے ہین ⊙

اصل یہ ہے کہ اس حدیث کو نہ طعام سے علاقہ ہی نہ
کسی قسم کے تشبہ سے جو اور کسی قوم کے ساتھہ کیا جاوے
تعلق ہی نہ اس حدیث سے کوئی حکم شرعی بحالت تشبہ بقوم آخر بجز
ایک حکم کے جسکا بیان کیا جاتا ہی مراد ہی اور وہ ایک حکم یہ ہی کہ
حالت جدال وقتال یا اور کسی واقعہ مین جو مسلمان اور اور کسی
قوم کے لوگ ایک جگہ مارے جاوین تو اونکی شناخت کہ کون
مسلمان ہین کون نہین ہین کیونکر کیجاوے تاکہ مراتب تجہیز
وتکفین موافق اوس قوم کے ادا کیا جاوے پس صرف اسی باب
مین یہ حدیث ہی اور یہ حکم ہی کہ جس قوم کے مشابہ جو ہو اوسی
قوم مین اوسکو شمار کرنا چاہیے اور چونکہ اسطرح کی شناخت
اغلب اوپر لباس کے منحصر ہوتی ہی اسیلیے تمام محدثین نے

اس حدیث کو کتاب اللباس مین ذکر کیا ہی اور اوسی حدیث
کے بنا بر روایات فقہیہ کتب فقہ مذکور ہین ○

مثل اسکے اور مؤید او مثبت اس گفتگو کی ایک اور
حدیث ابو داود مین آخر کتاب الجہاد مین موجود ہی عَنْ سَمُرَةَ
بْنِ جُنْدُبٍ اَمَّا بَعْدُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَكَنَ مَعَهٗ فَاِنَّهٗ
مِثْلُهٗ یعنے جسطرح کہ لڑائی مین مشرک کا خون یا غارت مال
و اسباب محفوظ نہین رہ سکتا اسیطرح اوسکا بھی محفوظ
نہین رہ سکتا ○

اب رہا ایک اعتراض جو بعض متعصبین نسبت
اسکے پیش کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ جو میز پر بیٹھکر کھانا
یا انگریزون کے ساتھہ کھانا اون ہندوستانیون نے اختیار
کیا ہی جو عیسائی ہو گئے ہین اور اونکی صورت مین اور اکثرون کے
لباس مین کچھہ فرق نہین ہی پس جو مسلمان انگریزونکے ساتھہ
یا میز پر بیٹھکر کھاتا ہی وہ اس بات مین تشبہ کرتا ہی کہ وہ بھی

متنفر ہی مگر اس قسم کا شبہہ اہل علم کی شان سے نہایت بعید ہی بہر حال
اس شبہہ کا بھی یہی جواب ہی کہ حدیث تشبہ کو اس قسم کے افعال
سے کچھہ تعلق نہین نہ اوسکے نسبت اوسمین کچھہ حکم ہی معہذا یہ تخصیص
جو ہندوستان مین جاری ہی وہ اس سبب سے ہی کہ یہان کے
مسلمانون نے اوس تعامل کو جو بلاد اسلام مین جاری ہی اور تمام
انگریز اور مسلمان آپس مین کہاتے ہین او رمیزون پر کہاتے ہین
ہندوستان مین رائج نہین کیا پس مسلمانون کو اسکا رواج دینا چاہیے
کہ وہ تخصیص از خود باطل ہوجاویگی ○

فيا ايها المسلمون تعاملوا عليها لا على نية
العجب والتكبر بل على نية ترفع حال المسلمين لئلا
ينظرهم قوم بنظر الحقارة مما اعتادوا من الذلة والسكنة
ان الله يعلم ما في صدورنا ويحاسب علينا
بما في قلوبنا من حسن النية او غيره ○

مولانا مولوی شاہ محمد سمعیل رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا
کہ رفع یدین نماز مین اگرچہ سنت ہدی ہی مگر جو کہ ان بلاد مین

۵۰

اے مسلمانو برتاو کرو اوس پر نہ بہ نیت
خود پسندی اور تکبر کے بلکہ بہ نیت ترقی حال مسلمانون
کے تاکہ نہ دیکھے اونکو کوئی قوم ساتھ
نگاہ حقارت کے بسبب اوس کے کہ عادی ہوئے ہین
ذلت اور مسکنت کے تحقیق اللہ تعالی
جانتا ہی جو ہمارے دلون مین ہی اور حساب لیگا ہم سے
بسبب اوس کے کہ ہمارے دلون مین ہی حسن نیت
یا غیر حسن نیت ۱۲

شعار اہل تشیع کا ہی تو اوس سے احتراز اولی ہی مولانا رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا کہ اونکا شعار اسی وجہ سے ہو گیا ہی کہ تمنے ترک کر رکھا ہی
پس اگر تم اوسکو اختیار کر وگے تو اونکی شعار کی خصوصیت نرہیگی
پس جو امر کہ مباح ہی اوسکے کرنیوالون پر اس وجہ سے کہ اس ملک
مین اور کوئی مسلمان نہین کرتا کسی طرح کی ملامت نہین ہو سکتی ۝
انصاف کرنے کی بات ہی کہ میز پر کھانا تو تشبہ بالنصاری
ہووے اور مباح کو یعنی اونکے کھانے کو ترک کرنا اور اوسکے کھانیوالے
کو کافر جاننا اور ذات سے گرا دینا اور حقہ پانی بند کر دینا تشبہ بالیہود
نہووے تمام اہل علم جانتے ہین کہ جہال مین یہ مشہور ہی کہ جہان
کسی نے کھانا انگریز کے برتن مین کھالیا وہ کافر ہو گیا اور
کم قومون اور کم ذاتون مین تو یہ جہالت کی رسم ہی کہ جب تک
وہ بیچارہ کچھہ صرف نکرے اور پنچایت ندے اور پھر کر قاضی اوسکو مسلمان
نکرے تب تک وہ ذات مین نہین ملایا جاتا اور پھر جاہلون کے خوف
سے کوئی عالم یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ کیا تمھاری جہالت ہی شراب
پینے سے بھی آدمی کافر نہین ہوتا نہ کہ حلال ذباح کھانے سے

یہ بلا اسی سبب سے ہی اور اسی سبب سے عوام مین اسکا رواج بھی
ہورہا ہی کہ علما اونکی ڈر سے اور اپنی نذر و نیاز کے خوف سے اور
اپنے تئین جھوٹ موٹ کا صاحب تقوی و ورع جتانے کے لیے اور
جولاہون مین بیٹھکر تعریف سننے کے لالچ سے کلمہ حق زبان پر نہین لاتے
صاف اور صریح حدیثون کو اور حکمون اور مسئلون کو چھپاتے ہین اور
عوام کی تالیف قلوب کے واسطے اس مسئلہ کو کبھی بنظر تشبیہ کے
حرام بتلاتے ہین کبھی اسکو باعث محبت اور دوستی کا بتلا کر
منع ٹھہراتے ہین مگر افسوس یہ کہ ہنود اور مشرکین کے حق مین
اس قسم کا کوئی مسئلہ جاری نہین کرتے اونکے دینی بھائی
بنجاتے ہین اور اونکے میلون مین شریک ہوجانے اور اونکے ساتھ
راہ رسم دوستانہ رکھتے ہین اونکے گھر کے کھانا کھانے مین تو کبھی
کوئی مسلم کافر کیا گنہگار بھی نہووے اور اہل کتاب کے کھانا کھانے سے
کافر اور مرتد ہوجاوے اسکا کیا سبب ہی یہی سبب ہی کہ جو طریقہ
جاری ہوگیا ہی وہ سنت ہی اور جو جاری نہوا وہ بدعت ہی سبحان اللہ
دین کو بھی دل لگی ٹھہرا رکھا ہی ○

بعض صاحب فرماتے ہین کہ قبول کیا کہ اس قسم کے ارتکاب مین کوئی محظور شرعی نہین ہی مگر تنصر کا اتہام تو بیشک ہوتا ہی

اور حدیث مین آیا ہی اِتَّقُوا مِنْ مَوَاضِعِ التُّهَمِ پس
بچو تم تہمتونکی جگہ سے
مسلمانون کو ایسے امور سے کہ اتہام تنصر ہو بچنا چاہیے ۞

یہہ گفتگو نہایت عجیب ہی مواقع تہم وہ ہین جو محظور شرعی ہین اور جو امر کہ شرعاً مباح ہین اون پر مواقع تہم کا اطلاق کسیطرح نہین ہوسکتا ۞

اَلشُّبْهَةُ السَّابِعَةُ بعض شبہہ کرتے ہین کہ تسلیم کیا
شبہہ ساتوان
کہ ان آیات و روایات سے طعام اہل کتاب کا مباح ہو مگر مضمون آیت طَعَامُهُمْ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ سے مواکلت
کھانا اونکا تمہارے لیے اور تمہارا اونکو لیے حلال ہے
اور ایک جگہ بیٹھکر کھانا کہانسے نکلا ۞

اسکا جواب یہہ ہی کہ اول تو خود اشارۃ النص سے صریحاً مواکلت نکلتی ہی اسلیے کہ اللہ تعالی نے صرف یہی نہین فرمایا ہی کہ اہل کتاب کا کھانا مسلمانون کو حلال بلکہ یہہ بھی فرمایا کہ اونکو مسلمانون کا کھانا بھی حلال ہی یعنے وہ اونکا کھانا کھاوین اور

یہ اونکا اور اسی سے اشارہ ہی مواکلت پر ۞

دوسرے یہہ کہ ابوداؤد مین جو حدیث ابن عباس سے مروی ہی اور جسکے اخیر مین وَأُحِلَّ طَعَامُ أَهْلِ الْكِتَابِ ہی اوس حدیث کو ابوداؤد نے باب ضیف مین لکھا ہی جس سے پایا جاتا ہی کہ بطور ضیافت کے کھانا جائز ہی ۞

اور طعام حلال ہی کھانا اہل کتاب کا ۱۲

تیسرے یہہ کہ جب ساتھہ بیٹھکر کھانے مین کوئی محظور شرعی نہین ہی تو اوسکے ممنوع ہونے کی بھی کوئی وجہ نہین ہی ۞

چوتھے یہ کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے اپنے فتوے مین صاف لکھا ہے کہ انگریزون کے ساتھہ اور اونکے دسترخوان پر اور اونکے برتنون مین کھانا بشرطیکہ منکرات مین سے کوئی چیز نہو اور کھانا و برتن نجس نہو مباح ہی اور یہی ہم بھی کہتے ہین اور کرتے ہین اس سے زیادہ نہ کچھہ کہین نہ کرین ۞

الشُّبْهَةُ الثَّامِنَةُ اسپر یہہ شبہہ کیا جاتا ہی کہ ساتھہ بیٹھکر کھانا اور آپسمین اختلاط رکھنا باعث ازدیاد محبت و تولا کا ہی اور مسلمان کے سوا اور کسی مذہب والے سے تولا و دوستی شرعا

شبہہ آٹھوان ۱۲

جائز نہین اسواسطے اہل کتاب کے ساتھہ بیٹھکر کھانا جو باعث محبت

واخلاص کا ہوتا ہی حرام یا مکروہ تحریمی ہی ⊙

اس اعتراض سے دوامر کی تسلیم تو لازم آگئی اول تو اس بات

کی کہ انگریزون کے ساتھہ کھانا فی نفسہ تو ناجائز نہین ہے اگر کچھہ

عدم جواز ہی تو بغیرہ ہی ⊙

دوسرے اس بات کی تسلیم لازم آئی کہ اگر ایک آدہ دفعہ

اتفاق سے کھالے تو کچھہ مضائقہ نہین ہی کیونکہ ایک آدہ دفعہ کے

کھانے مین کچھہ تو وہ اختلاط نہین ہوتا ہی چنانچہ اس زمانہ کے

بعض علمانے بھی دو ایک دفعہ کے کھالینے کا فتوی دیا ہی

اور عالمگیری اور مطالب المومنین اور نصاب الاحتساب کی

روایتون پر استدلال کیا ہی اور وہ روایتین یہ ہین ⊙

عالمگیری وَلَمْ یَذْکُرْ مُحَمَّدٌ رح الْاَکْلَ مَعَ الْمَجُوْسِ

وَمَعَ غَیْرِہٖ مِنْ اَھْلِ الشِّرْکِ اَنَّہٗ ھَلْ یَحِلُّ اَمْ لَا وَحُکِیَ

عَنِ الْحَاکِمِ الْاِمَامِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْکَاتِبِ اَنَّہٗ اِنِ ابْتُلِیَ

بِہِ الْمُسْلِمُ مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ فَلَا بَاْسَ بِہٖ وَاَمَّا الدَّوَامُ

اور نہین ذکر کیا ہی محمد رحمہ نے کھانا ساتھ مجوسی کے اور غیر مجوسی کے جو اہل شرک ہین کہ حلال ہی یا نہین اور حکایت ہی حاکم امام عبدالرحمن کاتب سے کہ اگر مبتلا ہووے مسلمان اسمین ایک بار یا دو بار تو کچھہ مضائقہ نہین ہے اور دوام ومداومت اسپر مکروہ ہے جیسا کہ محیط مین ہے ۱۲

عليه فمكروه كذا في المحيط ○

مطالب المؤمنين وههنا تفصيل لابد من معرفته
ان الاكل مع المجوس ومع غير المجوس من اهل
الشرك هل مباح او لا حكي عن الحاكم الامام ابن
عبد الرحمن الكاتب انه يقول ان ابتلي به المسلم
مرة او مرتين فلا باس به لما روي ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان يأكل فاتاه كافر
فقال اآكل معك يا محمد فقال نعم فقد اكل
النبي صلى الله عليه وسلم مع الكافر مرة
او مرتين لتاليف قلبه على الاسلام فاما
على الدوام فانه مكروه لما نهينا عن مخالطتهم
وموالاتهم وتكثير سوادهم وروي انه
عليه السلام قال من الجفاء ان تاكل مع غير
اهل دينك وهذا يدل على انه لا ياكل
مع غير اهل ملته وروي انه اكل

بہ المؤمنین میں ہی ۔ اور یہاں ایک تفصیل ہی کہ
ضروری ہی جاننا اوسکا ۔ وہ یہہ ہی کہ کھانا مجوسی کے اور
غیر مجوسی کے ساتھہ جو مشرک ہیں مباح ہی یا نہیں تو حکایت
ہی حاکم امام عبد الرحمن کاتب سے کہ اگر مبتلا ہوا ہمیں
مسلمان ایک بار یا دو بار تو کچھہ مضائقہ نہیں ہی اسلیے
کہ روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھا رہے تھے کہ
ایک کافر آیا اور کہا کہ میں کھاؤں آپکے ساتھہ ای محمد

صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمایا ہاں پس بیشک کھایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ کافر کے ایک بار یا دو بار واسطے
تالیف قلب اوسکے کے اسلام پر لیکن ہمیشہ کھانا مکروہ ہی
اسلیے کہ ہمکو منع کیا ہی ملنے سے اونکے اور دوستی اونکی سے
اور بہت کرنے جماعت اونکی سے اور روایت ہی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم سے ہی کہ کھاوے
تو ساتھہ غیر اپنے دین والے کے اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ
نہ کھاوے ساتھہ غیر اپنے ملت والوں کے

مع غير أهل دينه فلا بد من التوفيق ووجه ما روينا
أولا بالأكل مرة أو مرتين. ويحمل هذا الحديث
على الأكل معهم وذكر القاضي الإمام
ركن الدين السغدي أن المجوس إذا كان
لا يزمزم فلا بأس بالأكل معه وإن كان يزمزم
فلا يأكل معه لأنه يظهر الكفر والشرك فلا يأكل معه
حال ما يظهر الكفر كذا في آخر الفصل العاشر
من سير الذخيرة انتهى ۝

نصاب الاحتساب وهل يأكل مع الكافر وإن
كان مرة أو مرتين لتاليف قلبه على الإسلام
فلا بأس فإنه صلى الله عليه وسلم أكل مع كافر
مرة فحملنا على أنه كان لتاليف قلبه على الإسلام
ولكن يكره المداومة عليه لما روي عن النبي
صلى الله عليه وسلم أنه قال من الجفاء أن تأكل
مع غير أهل دينك وحمل هذا الحديث على

المداومة او على ان لم يكن نيته تاليف قلبه على الاسلام وحمل الحديث الاول على ان من كان نيته تاليف قلبه على الاسلام توفيقا بين الحديثين ۝

مگر اس زمانہ کے اون عالمون سے جنھون نے ان روایتونکو اہل کتاب کے ساتھہ صرف ایک دو دفعہ کھانا جائز ہونے اور اس سے زیادہ ناجائز ہونے پر دلیل پیش کیا ہی اونسے صریح غلطی ہوئی ہی اسلیے کہ ان روایتون مین جو احکام ہین وہ مجوس اور بت پرست مشرکون کے ساتھہ کھانے مین ہین نہ اہل کتاب کے ساتھہ اور جس شخص نے اوستانی جی سے بھی قرآن پڑھا ہوگا وہ بھی جانتا ہوگا کہ قرآن مجید مین بہت سے ایسے احکام مشرکین کی نسبت ہین جو اہل کتاب سے علاقہ نہین رکھتے پس ان روایتونکو اہل کتاب کے ساتھہ کھانے پر استدلال کرنا صریح غلطی ہی اور نہ یہہ روایتین ایسی قوی ہین جو قرآن اور احادیث صحیح کے مقابل لائی جاوین مگر ہم تولی اور دوستی کے ممنوع ہونے کی زیادہ تر تحقیقات کرتے ہین اور جو تولی کہ شرعا منع ہی اوسکو بتصریح بیان کرتے ہین چنانچہ

اون آیتون کو نقل کرکر جنمین تولی کی نہی آئی ہی پھر اوسکی تصریح و تحقیق لکھینگے ۞

آیت اول یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۞ فَتَرَی الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰی مَآ اَسَرُّوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِیْنَ ۞

آیت دوم یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۞

آیت سوم لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۞

ای ایمان والو نہ بناو تم کافرون کو دوست سوا مومنین کے

چاہیے کہ نہ بناوین ایمان والے کافرون کو دوست سوا مومنین کے

آیت چہارم يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ ۝

آیت پنجم وَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

آیت ششم لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۝

ان سب آیات کی نسبت اور جو کہ انکے مثل ہین ہم یہہ بیان کرتے ہین کہ ان آیات سے موالات عموماً ممنوع شرعی نہیں ہی بلکہ صرف وہی موالات جو من حیث الدین ہو حرام اور ممنوع شرعی بلکہ کفر ہی اور موالات من حیث الدین یہہ ہی کہ ہم کسی شخص کو اس وجہ سے کہ اوسکا مذہب اور دین جسکو اوسنے اختیار کیا ہے بہت اچھا ہی دوست کہین اور صرف اوسی قسم کی موالات منع ہی نہ اور کسی قسم کی ۝

اور نہ بیٹھو تو بعد یاد آنے کے ساتھ قوم گنہگار کے ۱۲

ہم مسلمان اپنے مذہب کے علما متقدمین اور صلحا اور اولیا
اللہ سے محبت رکھتے ہین اور کوئی دنیاوی غرض اونسے یا کوئی جبلی اور
فطرتی محبت اونسے نہین رکھتے نہ کسی قسم کے دنیاوی احسانکے
سبب اونسے محبت رکھتے ہین اور نہ کسی قسم کی محبت باعتبار
معاشرۃ کے اونسے رکھتے ہین بس جو محبت کہ ہماری اونکے
ساتہ ہے وہ صرف باعتبار دین کے ہے لِاَنَّهُمْ كَانُوْا عُلَمَاءَ
دِيْنِنَا اَوْ اَتْقِيَاءَ مَذْهَبِنَا اَوْ اَوْلِيَاءَ الْاُمَّةِ
الْمَرْحُوْمَةِ الَّتِيْ نَحْنُ فِيْهَا پس اگر اس قسم کی محبت کسی غیر کے
ساتہ رکھی جاوے بیشک حرام اور بلکہ کفر ہے اور ماسوا اسکے جو اور
قسم کی محبتین ہین وہ لَا بَاْسَ بِهٖ (کچھ مضائقہ نہین اوس مین) ہین اور ممنوع شرعی نہین
ہین بلکہ اونکے کرنے مین ہم مامور ہین اور ہمپر فرض ہے
کہ جیسا دین محمدی مین رحمت وشفقت عام ہے ویہی شفقت
ورحمت ہم تمام لوگون کے ساتہ خواہ وہ مشرک ہون خواہ اہل کتاب
برتین اور اپنے تئین اوس رحمت وشفقت محمدیہ کا نمونہ بنائین
کہ تمام لوگ ہمارے دین کی حقیت پر ہمارا نمونہ دیکھکر یقین لائین

اور ضلالت اور گمراہی سے اگر صراط مستقیم پر آئین نہ یہ کہ ہم
اپنے مذہب کو اور مذہبون مین ایسا بنائین کہ پیشون مین قصائی کا
پیشہ وَمَا فَعَلَ اَوْلِيَاءُ اُمَّتِنَا اِلَّا هٰذَا فَاِنَّهُمْ نَوَّرُوْا بِنُوْرِ
الْاَخْلَاقِ الْمُحَمَّدِيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ
وَتَوَلَّوْا وَتَوَادُّوْا مَعَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُنْكِرُوْنَ
اللّٰهَ وَيَعْبُدُوْنَ الْاَصْنَامَ فَاَثَّرَ اَخْلَاقُ الْمُحَمَّدِيَّةِ
فِيْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ مِنَ الْبَرِيَّةِ فَانْتَشَرَ نُوْرُ الْاِسْلَامِ
فِي الْاٰفَاقِ وَهَدَاهُمْ اِلٰى طَرِيْقِ الْوِفَاقِ وَاِنْ كَانُوْا
فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ كَحَالِ مُسْلِمِيْ زَمَانِنَا لَانْفَضُّوْا
مِنْ حَوْلِهِمْ ۝

مسلمانون کو اون عورتون سے جو کافرات اہل کتاب
مین نکاح کرنا درست ہے باوجود اسکے کہ وہ اپنے مذہب پر رہین
اور ہم اپنے مذہب پر قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاَيُّ مَوَدَّةٍ اَقْرَبُ مِنَ الزَّوْجِيَّةِ
لٰكِنَّهٗ لَيْسَتْ تِلْكَ الْمَوَدَّةُ مِنْ حَيْثُ الدِّيْنِ ۔

کفار والدین کے ساتھ محبت کرنے کا ہمکو حکم ہے لقولہ تعالیٰ

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقَالَ عَزَّ

اسْمُهُ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ

بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا

لٰكِنَّهُ لَيْسَتْ تِلْكَ مِنْ حَيْثُ الدِّيْنِ ○

صلہ رحم کا ہمکو حکم ہے اور جبکہ مسلمان اہل کتاب کے ساتھ

نکاح کرتے ہین تو اونکی اولاد کے ذوی الارحام اہل کتاب ہوتے

ہین کہ اونکو اونکے ساتھ تودد اور صلہ واجب ہے لٰکِنَّهٗ

لَيْسَ مِنْ حَيْثُ الدِّيْنِ ○

ہمسایہ کے ساتھ اگرچہ کافر ہو محبت اور احسان کرنے پر ہم

مامور ہین لٰكِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ حَيْثُ الدِّيْنِ ○

خود خدا تعالیٰ نے مسلمانون مین اور اہل کتاب مین بالتخصیص نصاریٰ

کے ساتھ تودد ہونا بتایا حیث قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ

النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ

أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا

۶۳

[Marginal handwritten notes: اور اپنے ماں باپ کا ادب کرنا ... ; کہا اللہ تعالیٰ نے اور پاوے گا تو سخت سب سے دشمنی مین مسلمانون سے یہود کو ... اور پاوے گا تو قریب تر دوستی مین مسلمانون سے اونکو جو کہتے ہین کہ ہم نصاریٰ ہین ...]

الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصٰرٰی ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ○

پس ان آیات سے ثابت ہوا کہ مطلق تودد ممنوع شرعی نہین ہے نہ ان آیتون کے احکام مین داخل ہے بلکہ وہی تودد ممنوع ہے جو مِنْ حَيْثُ الدِّيْنِ ہووے ○ (بحیثیت دین)

مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے ایک رسالہ مین جو تحفہ اثنا عشریہ کے لکھنے کے بعد مسئلہ تفضیل مین لکھا ہے اوسکے مقدمہ چہارم مین ارقام فرماتے ہین کہ تعظیم شرعی آنست کہ مبنی باشد بر محبت للہ و فی اللہ و ولایت و دوستی از دل و این معنی در غیر اہل فضل ہرگز در شرع وارد نشدہ انتہی ○

پس محبت و مودت غیر مشروع وہی ہے جو کہ غیر اہل دین سے من حیث الدین ہو اور جو آیات کہ اوپر مذکور ہوئین اون سب مین اوسی قسم کی محبت کی نہی وارد ہے چنانچہ ہر ایک آیت کی تفسیر بالتفصیل اس مقام پر لکھی ہے ○

پہلی آیت منافقین کے حق مین اور خصوصاً عبد اللہ

جن کے دلون مین مرض ہے یعنی نفاق ہے یعنی عبد اللہ ابن ابی اور اسکے ہمراہی منافقین کہ دوستی رکھتے تھے یہود سے اور جلدی کرتے تھے اور اونکی مددگاری اور اونکی دوستی مین — اوپر اوسکے کہ چھپایا اونہون نے اپنے دل مین موالات یہود کی اور خبر دیتی تھی اونکو کیا وہی لوگ ہین جنہون نے قسم کہائی ساتھ اللہ کے بہت سخت مضبوط قسم کہ بیشک وے اونکے ساتھ مین ہین یعنی بیشک وے مسلمان ہین مراد یہ ہے کہ مسلمان تعجب کرتے تھے اونکے جھوٹ بولنے اور اونکے بیہودہ قسم کہانے سے

۷۳

ابن مالک ابن ابی سلول کے معاملہ مین وارد ہوئی ہے جو
ظاہر مین ایمان لایا تہا اور درحقیقت محبت من حیث الدین
مدینہ کے یہودیون کے ساتہ رکھتا تہا جنکے فتوی اور حکم پر تمام
مدینہ کے لوگ چلتے تہے چنانچہ تمام اس آیت سی صاف ظاہر ہے
کہ وہ منافقین کے حق مین ہے جو مسلمانون سے من حیث الدین کچھ بھی
محبت نہین رکھتے تھے تفسیر معالم مین لکھا ہے فَتَرَى الَّذِينَ
فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ اي نفاقٌ يعني عبدَ الله ابن أُبَي
وَاصحابه من المنافقين الذين يُوالُون اليهود
ويُسارِعون فيهم اي في مَعُونتهم ومُوالاتهم
عَلى مَا اَسَرُّوا في اَنفُسِهِم مِن مُوالاتِ اليهود وَ
من الاخبارِ اليهم اَهٰؤُلاءِ الَّذِينَ اَقسَمُوا بِاللهِ
حَلَفُوا بِاللهِ جَهدَ اَيمانِهِم اي حَلَفُوا بِاَغلَظِ
الاَيمانِ اِنَّهُم لَمَعَكُم اي اِنَّهُم لَمُؤمِنُونَ يُرِيدُ
اَنَّ المُؤمِنِينَ حِينَئِذٍ يَتَعَجَّبُونَ مِن كِذبِهِم وَحَلفِهِم
بِالبَاطِلِ پس بیشک جو اسطرح کی محبت غیر دین والون سے رکھی

وہ حرام اور ممنوع شرعی ہے ۞

اس آیت کی تفسیر ایک اور دوسری آیت سے ہوتی ہے

وہ یہ ہے قال اللہ تعالی بشر المنافقین بان لهم عذابا الیما

الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین

ایبتغون عندهم العزة فان العزة

لله جمیعا ۞

تفسیر نیشاپوری میں لکھا ہے کان المنافقون یوادون

الیهود اعتقادا منهم ان امر محمد لا یتم وحینئذ

ینتفعون بصداقتهم ويحصل لهم بهم قوة

وغلبة ۞

اور تفسیر کشاف میں ہے وکانوا یمایلون الکفرة

ویوالونهم ویقول بعضهم لبعض لا یتم امر محمد

فتولوا الیهود ۞

اور تفسیر زاہدی میں ہے ومن يتولهم منكم فانه

اور جو دوستی کرے گا اون سے تو وہ بیشک

منهم ہر کہ دوستی دارد با ایشان وی از ایشان است این

اون ہی میں سے ہے ۱۲

تعالی نے خوشخبری دے منافقون کو کہ اونکو عذاب ہے سخت یہ وہ لوگ ہیں کہ بناتے ہیں کافرونکو دوست سوائے مومنین کے کیا چاہتے ہیں اونکے پاس عزت بیشک عزت سب طرح کی اللہ کو ہے ۱۲

ع منافقین دوستی رکھتے تھے یہود سے یہ اعتقاد کرکے کہ کام محمد کا پورا نہوگا اور اب فائدہ مند ہونگے یہود کے روزگار کے ساتھ اور سے کی اونکو سبب یہود کے قوت اور غلبہ ۱۲

۷۴

ع اور دوسرے مسلمان رکھتے تھے کافرون کے ساتھ اور دوستی کرتے تھے اونکے ساتھ اور کہتا تھا بعض بعض کو کہ نہین پورا ہوگا کام محمد کا تو دوستی کی یہود کے ساتھ ۱۲

وعید کسی راست کہ دوستی دارد با اہل کتاب بحکم عقیدت و دیانت ⊙

پس منافقین کی دوستی کفار کی ساتہ یا تو مِن حَیثُ الدِّین ہے یا اس وجہ سے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عتقاد نہین رکہتے تھے پس ایسی قسم کی ولا و دوستی شرعًا ممنوع ہے ⊙

آیت دوم اس آیت مین بھی جو لفظ اولیار کا آیا ہے اوس سے بھی محبت فی الدین مراد ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا تفسیر کشاف مین اسی آیت کے نیچے لکھا ہے کہ اخلاق کافرون کے ساتہ کرنا چاہیے اور خلوص مسلمانون کے ساتہ جسکا صاف منشا یہ ہے کہ حسن معاشرۃ کفار کے ساتہ منع نہین الا خلوص یعنے محبت من حیث الدین مسلمانون کے ساتہ ہونی چاہیے ⊙

[١]
عَنْ صَعْصَعَۃَ بْنِ صَوْحَانَ اَنَّہٗ قَالَ لِابْنِ اَخٍ لَہٗ خَالِصِ الْمُؤْمِنَ وَخَالِقِ الْکَافِرَ

[١] صعصعہ بن صوحان سے روایت ہے کہا انہون نے اپنے بھتیجے کو کہا کہ خلوص سے محبت کرو مومن کے ساتہ اور خلق کرو کافر کے ساتہ اور فاجر سا معاملہ سو برے فاجر خوش ہوگا ساتہ خلق نیک کے اور حق تم پر ساتہ مومن کے کہ خالص دوستی کرو مسلمانون سے ٭

وَالْفَاجِرَ فَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرْضٰى مِنْكَ بِالْخُلُقِ الْحَسَنِ

وَاِنَّهٗ يَحِقُّ عَلَيْكَ اَنْ تُخَالِصَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

علاوہ اسکے یہ آیت نصاری کے لیے آئی تھی جو حلیف یعنے
دینی بھائی بنی قریظہ کے تھے جب اونھون نے پوچھا کہ اب ہم
کس سے دوستی کریں تو حضرت نے فرمایا کہ مہاجرین سے اور اوسوقت
یہ آیت نازل ہوئی جس سے صاف ظاہر ہے کہ جو محبت کہ من حیث الدین
ہووہی ممنوع شرعی ہووے ○

قَالَ الْاِمَامُ الرَّازِيُّ فِي تَفْسِيْرِهِ الْكَبِيْرِ وَالسَّبَبُ فِيْهِ
اَنَّ الْاَنْصَارَ بِالْمَدِيْنَةِ كَانَ لَهُمْ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ رَضَاعٌ
وَحِلْفٌ وَمَوَدَّةٌ فَقَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ نَتَوَلّٰى فَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ فَنَزَلَتْ هٰذِهٖ
الْاٰيَةُ ○

اور دوسری روایت اس آیت کی شان نزول مین
یہ لکھی ہے کہ یہ آیت منافقون سے موالات کرنے کے امتناع
مین آئی ہے یعنی سچے مسلمان منافقون کو بھی سچا مسلمان

سمجھتے تھے مسلمانونکی سی محبت اونکے ساتھ رکھتے تھے او پر یہہ
آیت نازل ہوی کہ منافقین سچے مسلمان نہین ہین اون کے
ساتھ سچے مسلمانونکی سی محبت نکرو ۞

قَالَ[۱۲] الْإِمَامُ الرَّازِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ الْكَبِيرِ قَالَ
الْقَفَّالُ وَهُوَ أَنَّ هٰذَا النَّهْيَ لِلْمُؤْمِنِينَ مِنْ مُوَالَاتِ
الْمُنَافِقِينَ يَقُولُ قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمْ أَخْلَاقَ هٰؤُلَاءِ
الْمُنَافِقِينَ وَمَذَاهِبَهُمْ فَلَا تَتَّخِذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ ۞

اور تفسیر کشاف مین لکھا ہی لَا تَتَّخِذُوا[۱۴] الْكَافِرِينَ
أَوْلِيَاءَ لَا تَتَشَبَّهُوا بِالْمُنَافِقِينَ فِي اتِّخَاذِهِمُ
الْيَهُودَ وَغَيْرَهُمْ مِنْ أَعْدَاءِ الْإِسْلَامِ أَوْلِيَاءَ

منافقین ظاہر مین مسلمانونسے ملے ہوئے تھے اور باطن مین لی
محبت من حیث الدین کافرونسے رکھتے تھے پس اسطرحکی محبت
کافرون کے ساتھ رکھنے مین ممانعت فرمائی ۞

وَقَدْ كَانَتْ[۱۳] تِلْكَ الْأَحْكَامُ فِي ابْتِدَاءِ الْإِسْلَامِ
وَلَا يَمِيزُ الْمُسْلِمُ مِنَ الْمُنَافِقِ وَلَا يَمِيزُ الْخَبِيثُ

۱۲ کہا امام رازی نے اپنی تفسیر کبیر مین کہا قفال نے
اور بات یہہ ہے کہ یہہ منع کرنا ہے مسلمانون کو
دوستی منافقین سے فرماتا ہے اللہ تعالے کہ
بیان کیا مین نے تمہارے لیے اخلاق منافقین
جن کا اور اونکے مذہب تو اب نہ بناؤ اونکو اپنا دوست

۱۴ نہ بناؤ تم کافرون کو دوست نہ مشابہت کرو منافقین
کی دوستی کرنے مین یہود وغیرہ دشمنان اسلام کے

۱۳ یہہ احکام ابتداء اسلام مین
تھے اور نہین تمیز ہوتی تھی جب مسلمان
منافق مین اور خبیث اور
سبب مین

ومن الطيب ويشتبه المنافق بالمسلم الصادق و
يتشابه اهل الحق واهل الكذب فان المسلمين الذين
كانوا احدثي عهد بالاسلام يفعلون ـــــ ا كان
يفعله المنافقون من الاحكام واما الان فظهر
ما ظهر من الدين ولم يبق احد من المنافقين فالمسلمون
مسلمون بحق وامتاز الكافرون والمسلمون
بخلق وخلق ولم يبق التشابه والتشاكل لا في
التعامل ولا في التناول فانتفى العلة فاين المعلول
وظهر الحق المعلول فلا باس بان يعاشر المسلمون
بالكفار بحسن المعاشرة بل الان آن ان يظهر
الاخلاق المحمدية لكل من خالفنا في الدين والسجية
ليحق حق الدين القويم وليصدق خلق
نبينا وا ـــــ لعلى خلق عظيم ○

آیت سوم بھی منافقین کی حق مین وارد ہی امام فخر الدین
رازی نے تفسیر کبیر مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے واعلم

٦٨

إِنَّهٗ تَعَالٰى أَنْزَلَ اٰيَاتٍ أُخَرَ كَثِيْرَةً فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى فَمِنْهَا
قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ وَقَوْلُهٗ
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ
مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَقَوْلُهٗ لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ
وَالنَّصَارٰى أَوْلِيَآءَ وَقَوْلُهٗ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ وَ
قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ
وَاعْلَمْ أَنَّ كَوْنَ الْمُؤْمِنِ مُوَالِيًا لِّلْكَافِرِ يَحْتَمِلُ ثَلٰثَةَ
أَوْجُهٍ أَحَدُهَا أَنْ يَّكُوْنَ رَاضِيًا بِكُفْرِهٖ وَيَتَوَلَّاهُ
لِأَجْلِهٖ أَلَا أَنَّ كُلَّ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ مُصَوِّبًا
لَّهٗ فِيْ ذٰلِكَ الدِّيْنِ وَتَصْوِيْبُ الْكُفْرِ كُفْرٌ
وَالرِّضٰى بِالْكُفْرِ كُفْرٌ فَيَسْتَحِيْلُ أَنْ يَّبْقٰى مُؤْمِنًا
مَعَ كَوْنِهٖ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ وَثَانِيْهَا الْمُعَاشَرَةُ الْجَمِيْلَةُ
فِي الدُّنْيَا بِحَسَبِ الظَّاهِرِ وَذٰلِكَ غَيْرُ مَمْنُوْعٍ
مِنْهُ وَالْقِسْمُ الثَّالِثُ وَهُوَ الْمُتَوَسِّطُ

اور جان تو کہ اللہ تعالیٰ نے
اوتاری ہیں آیتیں اور بہت
اس معنی میں ایک یہہ ہے اور ایک یہہ
دوست ... ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ ...
اوس قوم کو ... نہ بناؤ یہود و
... اور ایک یہہ ہے کہ نہ
... دوستی ... اور ایک یہہ ہے
... رسول ... اور ایک یہہ ہے ... اور
اللہ اور دوست ... کو اپنا دوست ... اے ایمان والو
نصاریٰ کو ... اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں
... ایک ... دوست

۷۹

ہیں اور جان تو کہ ہونا مسلمان
کا دوست کافر کے لیے تین وجہ سے ایک
کہ ہوگا راضی اوسکے کفر سے اور اوس سبب سے
اوس سے دوستی کریگا تو بیشک اوسکا سب کام درست
اور پسندیدہ کہیگا اور درست اور پسند کرنا کفر کا
کفر ہے اور خوش ہونا کفر کے ساتھ کفر ہے
تو محال ہے کہ باقی رہے مسلمان مع اس صفت کے
اور دوم یہہ کہ معاشرۃ نیک دنیا میں باعتبار ظاہر کے
اور یہہ منع نہیں ہے

سوم یہ کہ یہ قسم متوسط
ہی ان دو قسمون مین وہ یہ
ہے کہ دوستی کرنا کافرون
کے ساتھ یعنی میلان اور
اونکی طرف سے اور ساتھ
مددگاری اور پشت پناہ اور یاری
بسبب قرابت کے یا بسبب
محبت کے مع اعتقاد اوسکے
کہ دین اوسکا باطل ہے تو یہ
سبب کفر نہین ہے گو بیشک منع ہے کیونکہ
دوستی اس بیرن معنی بیشک پہونچاتی ہے طرف
پسند کرنے طریقہ اوسکے کو اور خوشنودی کی اوسکے
دین کی اور یہہ نکالتا ہے اسلام سے بالاجبار
دیکھایا اللہ تعالے نے اسقدر مین اور فرمایا کہ جو
کوئی کریگا یہہ کام تو نہین ہے اللہ سے کسی چیز مین
تمام ہوا کلام اوسکا

بَيْنَ الْقِسْمَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ هُوَ أَنَّ مُوَالَاةَ الْكُفَّارِ
بِمَعْنَى الرُّكُونِ إِلَيْهِمْ وَالْمَعُونَةِ وَالْمُظَاهَرَةِ وَالنُّصْرَةِ
إِمَّا بِسَبَبِ الْقَرَابَةِ أَوْ بِسَبَبِ الْمَحَبَّةِ مَعَ
اعْتِقَادِهِ أَنَّ دِينَهُ بَاطِلٌ وَهٰذَا لَا يُوجِبُ
الْكُفْرَ إِلَّا أَنَّهُ مَنْهِيٌّ عَنْهُ لِأَنَّ الْمُوَالَاةَ بِهٰذَا الْمَعْنَى
قَدْ يَجُرُّ إِلَى اسْتِحْسَانِ طَرِيقَتِهِ وَالرِّضَى بِدِينِهِ وَ
ذٰلِكَ يُخْرِجُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَلَا جَرَمَ هَدَّدَهُ اللّٰهُ
تَعَالَى فِيهِ فَقَالَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ
اللّٰهِ فِي شَيْءٍ انْتَهَى ۝

اگرچہ اس تفصیل کے بعد جو امام فخر الدین رازی نے
لکھے ہمکو باقی آیات سے بحث کرنیکی کچھہ ضرورت نہین رہی تھی مگر
اِحْسَانًا عَلَى الْمُتَعَصِّبِيْنَ ۝ ہم اون آیات کی تفسیر لکھتے ہین
واسطے احسان کے متعصبون پر ۱۲
چوتھی ایت حاطب ابن ابی بلتعہ کے معاملہ مین وارد ہوئی
یہہ بڑے صحابی ہین اور جنگ بدر مین بھی موجود تھے اور اعرابی
ہین مگر ایام جاہلیت مین قریش کے ساتھہ حلیف یعنی دینی بھائی

اس سبب سے اونہون نے اہل مکہ کو کچہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
لکھ بھیجا تھا کہ اونکا مال و اسباب و بال بچہ سب مکہ مین تھے وہ
خط پکڑا گیا اونسے حضرت نے جب پوچھا تو اونہون عرض کیا

يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَءً مُلْصِقًا فِي
قُرَيْشٍ كُنْتُ حَلِيفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَعَكَ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ وَ
أَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذَا فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ
أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي فَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا
عَنْ دِينٍ وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ
عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ
فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ
اللهَ اطَّلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ
قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هٰذِهِ
السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي

بَيْنَ الْقِسْمَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ هُوَ أَنَّ مُوَالَاةَ الْكُفَّارِ
بِمَعْنَى الرُّكُونِ إِلَيْهِمْ وَالْمَعُونَةِ وَالْمُظَاهَرَةِ وَالنُّصْرَةِ
إِمَّا بِسَبَبِ الْقَرَابَةِ أَوْ بِسَبَبِ الْمَحَبَّةِ مَعَ
اعْتِقَادِهِ أَنَّ دِينَهُ بَاطِلٌ وَهٰذَا لَا يُوجِبُ
الْكُفْرَ إِلَّا أَنَّهُ مَنْهِيٌّ عَنْهُ لِأَنَّ الْمُوَالَاةَ بِهٰذَا الْمَعْنَى
قَدْ يَجُرُّ إِلَى اسْتِحْسَانِ طَرِيقَتِهِ وَالرِّضَى بِدِينِهِ وَ
ذٰلِكَ يُخْرِجُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَلَا جَرَمَ هَدَّدَهُ اللّٰهُ
تَعَالَى فِيهِ فَقَالَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ
اللّٰهِ فِي شَيْءٍ انْتَهٰى ⊙

اگرچہ اس تفصیل کے بعد جو امام فخر الدین رازی نے
لکھے ہمکو باقی آیات سے بحث کرنیکی کچھہ ضرورت نہین رہی تھی مگر
احسانًا علی المتعصبین ہم اون آیات کی تفسیر لکھتے ہین ⊙
واسطے احسان کے متعصبون پر ۱۲
چوتھی آیت حاطب ابن ابی بلتعہ کے معاملہ مین وارد ہوئی
یہہ بڑے صحابی ہین اور جنگ بدر مین بھی موجود تھے اور عرابی
ہین مگر ایام جاہلیت مین قریش کے ساتھہ حلیف یعنی دینی بھائی

تیسری یہہ کہ یہہ قسم متوسط ہی ان دو قسمون مین وہ یہ ہے کہ دوستی کرنا کافرون کے ساتھہ یعنی میلان اور اعانت کرنا اونکی طرف سے اور ساتھہ مددگاری اور پشت پناہ اور یاری یا بسبب قرابت کے یا بسبب محبت کے مع اعتقاد اوسکا کہ دین اوسکا باطل ہے تو یہہ موجب کفر نہین ہے مگر بیشک منع ہے کیونکہ دوستی اس معنی مین بیشک پہونچاتی ہے طرف پسند کرنے طریقہ اوسکے اور خوشنودی کی اوسکے دین کی اور یہہ نکالتا ہے اسلام سے پس لاچار دہمکایا اللہ تعالے نے اوسکو بیچ اوسکے اور فرمایا کہ جو کوئی کریگا یہہ کام تو نہین ہے اللہ سے کسی چیز مین تمام ہوا کلام اوسکا

اس سبب سے اونہون نے اہل مکہ کو کچہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
لکھہ بھیجا تھا کہ اونکا مال واسباب وبال بچہ سب مکہ مین تھے وہ
خط پکڑا گیا اونسے حضرت نے جب پوچھا تو اونہون عرض کیا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَءًا مُلْصَقًا فِي
قُرَيْشٍ كُنْتُ حَلِيفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَعَكَ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ وَ
أَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ
أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي فَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا
عَنْ دِينٍ وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ
عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ
فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ
اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ
قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذِهِ
السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي

وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ انتهى

مَا فِي المعالم اور سب تفاسیر میں بھی یہی ہے ۞

اب غور کرنا چاہیے کہ اگرچہ یہ مودت جو باضرار دین اور
باضرار مسلمین تھی منع ہوئی مگر چونکہ یہ مودت مِنْ حَيْثُ الدِّيْنِ
نہ تھی تو مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ میں داخل نہیں ہوئی اور نہ اس
قسم کا فعل مَنْ شَهِدَ بَدْرًا سے وقوع میں آسکتا تھا ۞

اس بیان کا زیادہ تر ثبوت اسکے بعد کی آیت سے
ہوتا ہے تفسیر نیشاپوری میں لکھا ہے لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ
اَيِ الْاٰيَةُ الْمَذْكُوْرَةُ فِي حَقِّ حَاطِبِ بْنِ بَلْتَعَةَ فَتَشَدَّدَ
الْمُؤْمِنُوْنَ فِي عَدَاوَةِ اٰبَائِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ
فَنَزَلَ اٰيَةُ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ
فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ
اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ
اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ
وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ

اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

پس اس آیت سے بخوبی ثابت ہے کہ تولی ممنوع وہی ہے جو
من حیث الدین ہو اور اسمین کچہ شک نہین کہ یہ آیت بعد
جنگ بدر کے نازل ہوئی ہے اور جنگ بدر بالصنرورۃ بعد
آیت قتال و سیف کے ہوئی تھی تو نازل ہونا اس آیت کا بھی
بعد آیت سیف ثابت و متحقق ہوتا ہے ۝

آیت پنجم یہ ساری آیت اسطرح پر ہے وَاِذَا
رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ
حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

اس آیت کو اس معاملہ سے جسمین ہم گفتگو کر رہے ہین
کچہ تعلق نہین ہے کفار قریش ہمارے دین کے اور جو پیغمبر کہ نزول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اونکی تکذیب کرتے تھے اور
اپنی مجلسون مین اوسپر استہزا کیا کرتے تھے اس آیت مین صرف اتنا
حکم آیا کہ جب مشرکین اپنی مجلسون مین دین کے ساتہ استہزا

67
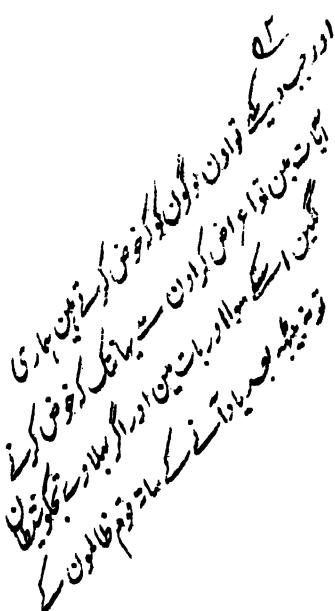
کرین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر طعن کرین تو ایسی مجلسون مین شریک ہونے سے احتراز کرو ⊙

قَالَ الْاِمَامُ فَخْرُ الدِّیْنِ الرَّازِیْ فِیْ تَفْسِیْرِ الْکَبِیْرِ اَنَّ اُولٰٓئِکَ الْمُکَذِّبِیْنَ اِنْ ضَمُّوْا اِلٰی کُفْرِھِمْ وَ تَکْذِیْبِھِمُ الْاِسْتِھْزَآءَ بِالدِّیْنِ وَالطَّعْنَ فِی الرَّسُوْلِ فَاِنَّہٗ یَجِبُ الْاِ[illegible]رَازُ عَنْ مُقَارَنَتِھِمْ وَتَرْکُ مُجَالَسَتِھِمْ ⊙

اور اوسیمین ہے نَقَلَ الْوَاحِدِیُّ اَنَّ الْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا جَالَسُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ قَعُوْا فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنِ فَشَتَمُوْا وَ اسْتَھْزَءُوْا فَاَمَرَھُمْ اَنْ لَّا یَقْعُدُوْا مَعَھُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ ⊙

وَفِی الْکَشَّافِ یَخُوْضُوْنَ فِیْ اٰیَاتِنَا فِی الْاِسْتِھْزَآءِ بِھَا وَالطَّعْنِ فِیْھَا وَکَانَتْ قُرَیْشٌ فِیْ اَنْدِیَتِھِمْ یَفْعَلُوْنَ ذٰلِکَ فَاَ[illegible]ضْ عَنْھُمْ وَلَا تُجَالِسْھُمْ وَقُمْ عَنْھُمْ

کہا فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر مین کہ بیشک یہ جھٹلانے والے اگر ملا دیوین اپنے کفر اور تکذیب کے ساتھ استہزا دین کے اوپر اور طعن زنی رسول پر تو سب پر ترک و پرہیز کرنا ان صحبت سے اور چھوڑنا اونکی ہم نشینی کا

نقل کیا واحدی نے کہ مشرکین بیٹھتے تھے مسلمانون سے اور طعن کرتے تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مین پس گالی دیتے تھے اور ہنسی کرتے تھے پس حکم کیا اونکو کہ نہ بیٹھین ساتھ ان کے یہانتک کہ مشغول ہوں بات مین سوا اسکے

اور کشاف مین ہے جو لوگ ہماری آیات مین بیہودہ باتین کرتے ہین ہنسی سے اور طعن زنی سے اور قریش اپنی مجلسون مین یہ کام کرتے تھے سو منہ پھیر ان سے اور نہ بیٹھ ان سے اور اٹھ جا ان سے

یہان غرض کرین کسی اور سے بھی تو نہین
ہان ہین سوا اسکے کہ بیٹھ
مضائقہ نہین کہ
اسوقت

حَتّٰی یَخُوضُوا فِی حَدِیثٍ غَیرِہٖ فَلَا بَاسَ اَنْ تُجَالِسَھُم حِینَئِذٍ ۞

پس یہ آیت ایسی مجلسون کی نسبت ہے جنمین دین کے اوپر استہزا ہو یا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت نعوذ باللہ منہا کچہ برا بھلا کہا جاوے یہانتک کہ صاحب کشاف نے صاف لکھدیا ہے کہ اگر اور قسم کی باتین ہون تو اوسوقت اوس مجلس مین بیٹھنا کچہ مضائقہ نہین ہے پس انگریزون کے ساتہ جو مجلسین کھانے کی ہوتی ہین اونمین صرف دل لگی اور دنیا کی باتین ہوتی ہین کبھی ذکر کسی مذہب کا نہین ہوتا اور نہ کوئی کسی پر ہنستا ہے اور نہ کوئی کسی کو برا کہتا ہے پس اس آیت کو ایسے محل پر دلیل پکڑنا بجز ایک بیہودہ بات کے اور کیا ہے ۞

آیت ششم بھی حاطب ابن بلتعہ صحابی بدری کے معاملہ مین ہے جسکا ذکر ہم ابھی کرچکے ہین مگر جو کچہ کہ ہمنے بیان کیا اوسکا استدلال نہایت اقوی وجوہ سے اس آیت سے ہوتا ہے یعنی

خداتعالے نے اس آیت مین باپ اور بیٹے اور بھائی اور کنبہ
کے تو دوسے بھی منع فرمایا ہے حالانکہ اور آیات قرآنی سے
صلہ رحم ہمپر واجب ہے ۞

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ
خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ
مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ
بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ
رَقِیْبًا ۞

کما اللہ تعالے نے اے لوگو ڈرو تم اپنے رب سے کہ جسنے
پیدا کیا تمکو نفس واحدہ سے اور پیدا کیا اوسمین سے
جوڑا اوسکا اور پہیلایا اون سے بہت مرد اور عورتین
اور ڈرو اللہ سے کہ مانگتے ہو تم اوسکے ساتھ اور ارحام
سے بے شک اللہ ہے تم پر نگہبان

۷۰

اور ماباپ کی تعظیم اور اونکے ساتہ محبت اور اونکی خدمت
ہمپر واجب کی ہے اگرچہ وہ کافر ہون ۞

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ
الرَّحْمَۃِ وَقَالَ وَاِنْ جَاھَدٰکَ عَلٰٓی اَنْ تُشْرِکَ
بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا وَصَاحِبْھُمَا
فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۞

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور جھکا دے اونکے لیے بازو
ذلت کا رحمت کے سبب اور کہا اللہ تعالے نے اور اگر
جھگڑا کرین تجھ سے اس بات پر کہ تو شریک کرے میرا
ساتھ وہ کہ نہین ہے تجھکو علم اسکا پس
نہ اطاعت کر اونکی اور رہ اونکے
ساتھ دنیا مین نیکی سے

پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تو دوسے آیت ششم مین منع فرمایا ہے

وہ وہی تودد ہے جو من حیث الدین ہو ۞

اب ہم یہ بات فرض کرتے ہین کہ مواکلت کسی قسم کی تودد کا باعث ہوتی ہے اور یہ بھی فرض کرتے ہین کہ عموماً تودد باہمی وجہ کان بموجب آیات سابقہ کے ممنوع ہے تو ہم اوسکا جواب یہ دیتے ہین کہ آیت وَطَعَامُ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ مین جو دونو طرف کا کھانا ایک دوسرے کو آپسمین حلال کیا گیا ہی اور صاف فرمایا ہی کہ اہل کتاب کا کھانا ہمکو اور ہمارا کھانا اونکو حلال ہی تو اشارۃ النص صریحًا اوپر جواز مواکلت کے دلالت کرتا ہے پس بالفرض اگر مواکلت سے کسی قسم کا تودد ہوتا ہے تو یہ آیت اون تمام آیات کیلیے مخصص ہوگی اور مواکلت جائز رہے گی ۞

اب باقی رہے چند روایات جن سے تعرض مناسب ہے تفسیر نیشاپوری مین ابوموسی سے روایت ہے قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّ لِي كَاتِبًا نَصْرَانِيًّا فَقَالَ مَا لَكَ قَاتَلَكَ اللّٰهُ اَلَا اتَّخَذْتَ حَنِيفًا اَلَا سَمِعْتَ هٰذِهِ

الاٰية يعني لا تتخذوا اليهود والنصارى اولياء
قلت له دينه ولي كتابته فقال لا اكرمهم اذا
اهانهم الله ولا اعزهم اذا اذلهم الله ولا
ادنيهم اذا ابعدهم الله اس حديث كا كہين
حديث كی كتابون مين پتا نہين اس قسم كی حديثين لا
يعباء بہ (غير معتبر) مين داخل ہين ۞

اور جو حديث فتاوی مطالب المومنين مين ہے وہ
روي انه عليه السلام قال من الجفاء ان
تاكل مع غير اهل دينك اس حديث كی بھی نہ كچھ سند ہے
اور نہ كوئی اسكا راوی ہے پس ايسی حديثون پر وہی
لوگ عمل كرتے ہين جو بمقابلہ نصوص قرآنی ايسی روايات
مجہولہ كو اپنی خواہش نفس كے مطابق جہلا مين اپنی شيخی اور فخر
جتلانے كو نكالتے ہين اور جنكی تائيد كے ليے كوئی حديث صحيح
اور نص قرآنی موجود نہين ہے بلكہ اوسكے مخالف
موجود ہے ۞

۶۲

اب ایک حدیث باقی رہی جسکو جہلا عدم جواز مواکلت کی استدلال مین پیش کرتے ہین ○

فِی التِّرمِذِیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ فَنَھَتْھُمْ عُلَمَاءُھُمْ فَلَمْ یَنْتَھُوْا فَجَالَسُوْھُمْ فِیْ مَجَالِسِھِمْ وَاٰکَلُوْھُمْ وَشَارَبُوْھُمْ فَضَرَبَ اللّٰہُ قُلُوْبَ بَعْضِھِمْ عَلٰی بَعْضٍ وَلَعَنَھُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ○

اس حدیث پر وہ لوگ اس طریق پر استدلال کرتے ہین کہ ہرگاہ اہل معاصی کے ساتھ کھانا اور بیٹھنا منع ہی تو اہل کفر کے ساتھ بدرجہ اولی منع ہی ○

مگر یہہ طریقہ استدلال کا ایسا عمدہ ہے کہ ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین مین سے بھی یہہ طریقہ استدلال کسیکو نہین سوجھا[عـہ]
وَھَلْ ھُوَ اِلَّا اِجْتِھَادُ عُلَمَاءِ زَمَانِنَا سَلَّمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی

ترجمہ: ترمذی میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب واقع ہوئے بنی اسرائیل گناہوں میں منع کیا انکو علماء نے انکے پس نہ باز آئے وہ پس بیٹھنے لگے علماء انکے ساتھ انکی مجلسوں میں اور کھایا اور پیا ان کے ساتھ [illegible] پس ملا دیا اللہ نے دل بعض کے بعض سے اور لعنت کیا انکو اوپر زبان داؤد اور عیسی ابن مریم کے بسبب اسکے کہ نافرمانی کی انہوں نے اور تھے وہ زیادتی کرتے

[عـہ] اور نہیں ہے یہ مگر اجتہاد ہمارے علماء زمانہ کا سلامت رکھے ان کو اللہ تعالیٰ

الآیۃ یعنی لا تتخذوا الیہود والنصاریٰ اولیاء
قلت لہ دینہ ولی کتابتہ فقال لا اکرمہم اذا
اہانہم اللہ ولا اعزہم اذا اذلہم اللہ ولا
ادنیہم اذا ابعدہم اللہ ۔ اس حدیث کا کہین
حدیث کی کتابون مین ٹھکانا نہین اس قسم کی حدیثین لا
یعبأ بہ مین داخل ہین ○

اور جو حدیث فتاوی مطالب المومنین مین ہے وہ
رُوِيَ انہ علیہ السلام قال من الجفاء ان
تاکل مع غیر اہل دینک اس حدیث کی بھی نہ کچھ سند ہے
اور نہ کوئی اسکا راوی ہے پس ایسی حدیثون پر وہی
لوگ عمل کرتے ہین جو بمقابلہ نصوص قرآنی ایسی روایات
مجہولہ کو اپنی خواہش نفس کے مطابق جہلا مین اپنی شیخی اور فخر
جتلانے کو نکالتے ہین اور جنکی تائید کے لیے کوئی حدیث صحیح
اور نص قرآنی موجود نہین ہے بلکہ اوسکے مخالف
موجود ہے ○

اب ایک حدیث باقی رہی جسکو جہلا عدم جواز مواکلت
کی استدلال مین پیش کرتے ہین ○

فِی التِّرْمِذِیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ فَنَهَتْهُمْ
عُلَمَاءُ هُمْ فَلَمْ یَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِیْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰکَلُوْهُمْ
وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰی بَعْضٍ
وَلَعَنَهُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ
مَرْیَمَ بِمَا عَصَوْا وَکَانُوْا
یَعْتَدُوْنَ ○

اس حدیث پر وہ لوگ اس طرق پر استدلال کرتے ہین
کہ ہرگاہ اہل معاصی کے ساتھہ کھانا اور بیٹھنا منع ہی تو اہل کفر کے
ساتھہ بدرجہ اولی منع ہی ○

مگر یہہ طریقہ استدلال کا ایسا عمدہ ہے کہ ائمہ مجتہدین
رضی اللہ عنہم اجمعین مین سی بھی یہہ طریقہ استدلال کسیکو نہین سوجھا
وَهَلْ هُوَ اِلَّا اِجْتِهَادُ عُلَمَاءِ زَمَانِنَا سَلَّمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی

ترمذی میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب واقع ہوئے بنی اسرائیل بیچ گناہوں کے پس منع کیا ان کو علماء ان کے نے پس نہ باز آئے پس بیٹھے ساتھ ان کے بیچ مجلسوں ان کی کے اور کھایا ساتھ ان کے اور پیا ساتھ ان کے پس ملا دیا اللہ نے دل بعض کے ساتھ بعض کے اور لعنت کی ان پر اوپر زبان داؤد اور عیسی بن مریم کے سبب نافرمانی کے اور تھے زیادتی کرتے

اور نہیں ہے یہ مگر اجتہاد ہمارے علماء زمانہ کا سلامت رکھے ان کو اللہ تعالی ۱۲

اس حدیث سے اور اباحت طعام اہل کتاب
اور اونکے ساتھہ مواکلت سے کیا علاقہ ہے جس آیت کا اقتباس
اس حدیث مین کیا گیا ہے خود وہ آیت سے ہے آیات احکام
سے نہین ہی علاوہ اسکے یہودیونکو فساق یہود سے اور
مسلمانونکو فساق مسلمین کی مجالست اور مواکلت شئی آخر ہے اور
کفار اور اہل کتاب کی ساتھہ معاشرت امر آخر ہی کیونکہ وہ لوگ کسی
حکم شرعی کے بجز ایمان کی مکلف نہین ہین ⊙
اب رہی یہہ بات کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے
جو اپنے فتوی مین یہہ بات لکھی ہی کہ انگریزونکے ساتھہ کھانا
کھانے مین تلطخ بالنجاسات ہو یا زمرۃ المجوس ہو تو مواکلت
حرام ہے اس بیان مین بھی ایک تھوڑا سا تسامح ہے یعنی
اگر تلطخ بالنجاسات ہے تو بلاشک ماکول حرام ہے اور اگر
زمرۃ المجوس ہے تو ماکول حرام نہین الا اوس مجلس مین شرکت حرام
ہوگی جیسا کہ دعوت ولیمہ کہ اوسکے اندر منکرات ہون
تو ماکول مین کچھہ حرمت نہین آتی الا اوس مجلس مین شرکت

ممنوع ہی ۝

فی الوقایۃ ومقتدی دُعی الی ولیمۃ فوجد ثَمّ لعباً وغناءً لا یقدر علی منعہ یخرج البتۃ وغیرہ ان قعد واکل جاز ولا یحضر ان علم من قبل وقال ابو حنیفۃ رح ابتلیت بھذا مرۃ فتصبرت وذا قبل ان یقتدی بہ ودلّ قولہ علی حرمۃ کل الملاھی لان الابتلاء بالمحرم یکون ۝

اور یہہ بات جو مولانا صاحب نی لکھی ہی کہ اگر وہان خمر اور اوانی فضہ ہون اور اگرچہ وہ برتن جس مین مسلمان کھاتا ہی نجاست سے صاف ہون تو بھی حرام ہی اسکی وجہ ہماری سمجھہ مین نہین آئی کیونکہ اگر وہ ماکول کسی قسم کی آمیزش سے نجس نہین ہوا تو وہ کیون حرام ہی باقی رہی یہ بات کہ شرکت ایسے مائدہ پر جسپر خمر اور خنزیر ہو حرام ہے تو بفرض انسبات کے فعل شرکت حرام ہوگا نہ ماکول اور نہ فعل مواکلت

علاوہ اسکے اور بات بھی سمجھہ مین نہین آتی ہے کہ

۸۳

اہل کتاب کے مذہب من خمر و خنزیر حلال ہے اور وہی اوسکے
مرتکب ہوں نہ مسلمان اور نہ مسلمانوں کے برتن اور ماکول
اوس سے آلودہ ہوں تو اوس مجلس کی شرکت بھی
کیوں حرام ہوئی خِلَافًا لِلْمَائِدَةِ الَّتِيْ يُدَوَّرُ
عَلَيْهَا الْخَمْرُ وَيَشْرَبُهَا الْمُسْلِمُوْنَ فَلَا شَكَّ اَنَّ
الشِّرْكَةَ فِيْ هٰذَا الْمَجْلِسِ حَرَامٌ لِاَنَّهَا قَدْ وَقَعَ
فِيْهِ مُحَرَّمَاتٌ شَرْعِيَّةٌ ۝

بر خلاف اوس دسترخوان کے کہ شراب کا دور چلتا اور پیویں اوسکو مسلمان تو بیشک شرکت اس مجلس میں حرام ہے کہ اوس میں واقع ہوئی محرمات شرعیہ ۱۲

اَلشُّبْهَةُ التَّاسِعَةُ بعض لوگ ان باتونکو قبول
(شبہہ نواں ۱۲)
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگرچہ یہہ امر مباح شرعی ہی لیکن
اگر اسکی اباحت کا فتوے دیدیا جاوے تو مصلحت عامہ کے
برخلاف ہی کیونکہ عوام الناس انگریزونکا کھانا بلا تمیز اسبات
کے کہ محرمات شرعیہ سے خالی ہے یا نہین کھانے لگین
گے پس بنظر عموم بلوا عدم جواز کا فتوی دینا
مصلحت ہے ۝

لیکن اگر یہہ بات صحیح قرار پاوے تو تمام احکام شرعی

حلال وحرام کے ہر ایک کی مصلحت پر موقوف ہو جاوینگے عموم بلوا کا خیال بھی ایک عجیب قیاس ہے آجتک مسئلہ فقہ یون سنا کرتے تھے کہ اَلضَّرُوْرَۃُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ مگر اب اوسکی جگہ کہا جاتا ہے تَحْرِیْمُ الْمُبَاحَاتِ
(ضرورت مباح کرتی ہے منع چیزون کو ۱۲)
سبحانہ وتعالے شانہ مشروع کو غیر مشروع بنانا ایسا ہے جیسے کہ غیر مشروع کو مشروع اور درحقیقت ایسا کرنا
(حرام کرتے ہین مباحون کو ۱۲)
خیانت فی الدین ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُهٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاهُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْهِ بِاَمْرٍ یَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ ○ فِی الْقَامُوْسِ الرُّشْدُ الْاِسْتِقَامَةُ عَلٰی طَرِیْقِ الْحَقِّ مَعَ تَصَلُّبٍ فِیْهِ ہمارے بھائی جب کہ یہ بات بخوبی جانتے ہین کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآئَهُمْ کہ شرع مین طعام اہل کتاب
(جیسا پہچانتے ہین اپنے بیٹون کو ۱۲)
خواہ مواکلت منہم بشرط الطہارۃ جائز ومباح ہے تو عام لوگونکو بھی صحیح اور سیدھا مسئلہ کیون نہین بتاتے کہ انگریزون کے یہان کھانا اور اونکو کھلانا اور ایک ساتھ بیٹھکر کھانا درست ہے

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فتوی دیا اوسکو بے علم کے تو گناہ اوسکا اوسپر ہے جس نے فتوی دیا اور جس نے مشورہ دیا اپنے بھائی کو ساتھ ایسی بات کے کہ جانتا ہے بہتری غیر اوسکے مین تو بیشک چوری کی اوسکی روایت کیا اسکو ابو داود نے قاموس مین ہے کہ رشد قائم رہنا اوپر طریق حق کے ساتھ مضبوطی کے اوسپر

۹۵

لیکن حرام چیزون سے بچنا چاہیے تا کہ عند اللہ ماجور اور عند الناس
مشکور ہون ہان مگر اس کہنے مین مولویت کی شیخی اور جہلا کی
آنکھ مین اتقی الناس نبی کے تفاخر مین اور پیری مریدی
نذر و نیاز لینے کے دوکانداری مین بٹا لگتا ہے ○

خاتمہ

اَلآنَ نَختِمُ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ عَلیٰ بَیَانِ اَمرٍ یَلِیقُ بَیَانُهٗ
فِی هٰذَا المَقَامِ فَاعلَمُوا اَنَّ بَعضَ عُلَمَائِنَا رَحمَةُ اللّٰهِ
عَلَیهِ قَد مَنَعَ مِن تَعظِیمِ الکَافِرِ مِن سَبقَةِ
السَّلَامِ وَغَیرِهَا کَمَا هُوَ عَادَةُ اَهلِ دِیَارِنَا
وَاستَدَلُّوا عَلیٰ مَنعِهٖ بِمَا هُوَ مَذکُورٌ
فِی التَّهذِیبِ اَنَّ کُلَّ فِعلٍ فِیهِ تَوقِیرُ
الذِّمِّیِّ فَهُوَ حَرَامٌ کَالقِیَامِ وَالسَّلَامِ
وَالمُصَافَحَةِ وَالمُعَانَقَةِ لِاَنَّ الجِزیَةَ عَلَیهِم
لِلاِهَانَةِ وَبِالسَّلَامِ تَوقِیرُهُم وَفِیهِ نَظَرٌ
عَلیٰ وُجُوهٍ ○

٩٦

الأول أنه لا يوافقها الأدلة الشرعية
لأن الله تعالى قال ومن أحسن قولا ممن
دعا إلى الله وعمل صالحا وقال إنني من
المسلمين ولا تستوي الحسنة ولا السيئة
ادفع بالتي هي أحسن فإذا الذي بينك
وبينه عداوة كأنه ولي حميم وما يلقاها
إلا الذين صبروا وما يلقاها إلا ذو حظ
عظيم وقال الله تعالى وعباد الرحمن الذين يمشون
على الأرض هونا وإذا خاطبهم
الجاهلون قالوا سلاما ۝

الثاني أن الرواية المذكورة في
التهذيب ليس بملائم حالنا ومن
سكن ديارنا لأن المشركين أو النصارى
في ديارنا ليسوا بأهل ذمتنا بل نحن معاشر
المسلمين في رعيتهم وفي جوارهم ونسكن

اول یہ کہ نہیں موافق ہیں اسکے دلائل شرعیہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور کون ہے بہتر بات میں اوس سے کہ بلایا طرف اللہ کے اور عمل کرے اچھا اور کہا کہ میں ہوں مسلمانوں میں سے اور نہیں برابر ہے نیکی اور بدی دفع کر ساتھ اوس کے کہ وہ اچھی ہو پس ناگہاں وہ شخص کہ درمیان تیرے اور اوس کے دشمنی ہے گویا دوست ہے گرم جوش اور نہیں ملتی یہ بات مگر انکو جو صبر کرتے ہیں اور نہیں ملتی یہ مگر اوسکو جو بڑے نصیب والا ہے

۸۷

اور کہا اللہ تعالیٰ نے اور بندے رحمن کے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر نرمی سے اور جب کلام کریں اون سے جاہل تو کہتے ہیں سلام

دوسرے یہ کہ روایت جو تہذیب میں ذکر ہوئی نہیں مناسب ہے ہمارے حال کے اور اونکے جو ہمارے ملک میں رہتے ہیں اس لیے کہ مشرکین یا نصاریٰ نہیں ہیں ہمارے اہل ذمہ بلکہ ہم گروہ مسلمان اونکی رعیت میں ہیں اور اونکی ہمسائگی میں بستے ہیں

اور بستے ہین ہم اونکے امان مین
اور آباد ہین ہم اونکے ملک مین
اور انہون نے احسان کیا ہے
ہمپر بہت سے طرح احسان کرتے ہین
ہمپر ساتھ انصاف کے جہانتک کہ ممکن
ہے دوسرے اور نہین رعایت کرتے
ہین کسی ایک قوم کی اپنی حکمرانی مین
اور اوسکے قواعد سے ہے برابری
درمیان حقوق بندون کے یہودی ہو یا نصرانی
مشرک کی ہو یا مسلمان پھر ہمین منع کرتے ہین ادا فرایض
نماز و روزہ و زکوۃ و حج کو اور نہین روکتے ہین اوقامت
جمعہ اور عیدون کو مگر بغاوت اور فساد کو اور ان سے بری
کون سی اور چیز ہے اور حکم کرتے ہین ہمپر ہمارے اون
جھگڑون مین جو متعلق ہین خاص مذہب سے ساتھ مثل
نکاح اور طلاق اور میراث کے اور اور سوا اوسکے
موافق اوسکے کہ جاری ہے شریعت مین منقول ہے
پھر کیون نہ اختیار کرین ہم انکو اپنی

في أمانهم ونعمر في ديارهم وهم أحسنوا إلينا
بوجوه كثيرة لأنهم يحكمون علينا بالعدل على
ما يمكنهم ولا يراعون قوماً دون قوم في حكومتهم
ومن قواعدهم التسوية بين حقوق العباد
يهودياً كان أو نصرانياً مشركاً كان أو مسلماً
ثم لا يمنعون أداء الفرائض كالصلوٰة
والصيام والزكوٰة والحج ولا يزاحمون إقامة
الجمع والأعياد إلا البغي والفساد وأي
شيء أقبح من هذين وهم يحكمون علينا
في القضايا التي يتعلق بالمذهب خاصة
كالنكاح والطلاق والميراث وغيره على
ما هو مأثور في شريعتنا فكيف لا نؤثرهم
على أنفسنا ونختارهم فإنهم يحفظون
أنفسنا ويرعون أموالنا ويكلؤن دمائنا
على ما بينتا مما أحسنوا وقد افترض علينا

جانون کے برابر اور بچاتے ہین ہمارے
ہین ہماری جانون کی اور رعایت کرتے ہین ہمارے عزتون کی علاوہ
مال کی اور حفاظت کرتے ہین ہمارے خون کی
اوسکے قبضہ پر [illegible] بیچ اونکے [illegible]

فكان هؤلاء أطاعوا من كان له سلطنة عليهم
ما استطاعوا وكانوا يعاشرون معاشرة الجار
بمن ليس لهم عليهم سلطان حتى قبل أبو بكر
رضي الله عنه ذمة مالك ابن الدغنة وجواره
لينجو ممن ظلمه وجاره ودخل مكة وسكن داره
ولم يعد الاستيمان بالكافر عارا فعلينا أن
نفعل ذلك اتباعا لهؤلاء ولا نقع في المهالك والله
تعالى أعلم وعلمه أتم وأسلم